تذکرۃ الروح

علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ

تدوین وتزئین

مولانا محمد شریف نقشبندی

ضیأ القرآن پبلی کیشنز، لاہور

تذکرۃ الرّوح

شیخ الحدیث محدّث اعظم علّامہ جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

تزئین و تدوین

مولانا محمد شریف نقشبندی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ لاہور

نام کتاب	تذکرۃ الروح
مصنف	حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ
مرتبہ	مولانا محمد شریف نقشبندی
تاریخ اشاعت	مئی 1999ء
تعداد	ایک ہزار
طابع	ایل جی پرنٹرز، لاہور
قیمت	-/39روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ فون:۔ 7221953

9۔الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون:۔7225085-7247350

فیکس :۔042-7238010

عنوانات

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ

بصد عجز و نیاز

رہبرِ شریعت و طریقت ، معدنِ معرفت ،

سیّاحِ لاہوت ، عالی قدر ، والا مرتبت ،

سیّدی و مرشدی سیّدنا سیّد

غلام رسول شاہ خاکی مدظلہ العالی

کی

خدمتِ اقدس میں نذرِ پُرخلوص

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

عارف نوری

پوشیدہ امانت کا بھید

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ :۔

"اللہ وہ ہے جس نے تمھیں ایک ہی جان سے پیدا فرمایا، پس کچھ ٹھہرے ہوئے ہیں اور کچھ امانت کے طور پر رکھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کے ٹھہرنے کی جگہ اور اُن کی امانت کی جگہ جانتا ہے یعنی جب وہ اپنے باپ کی پیٹھ میں ہوتے ہیں یا جب وہ مرنے کے بعد امانت ہو جاتے ہیں۔"

اَرواحِ شہداء کی کیفیت

احمد، ابو داؤد، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ :۔

"شہداء کی روحیں بارگاہِ الٰہی میں سبز پرندوں کے پوٹوں میں جنّت کی نہروں میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں، پھر اُن قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں جو عرش کے نیچے لٹک رہی ہیں۔"

شہید کی تمنّا

احمد، ابو داؤد، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:۔
"تمہارے رفقاء جنگِ اُحد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی اَرواح کو سبز پرندوں کے پوٹوں میں رکھ دیا کہ وہ جنت کی نہروں پر آئیں اور وہاں پھل کھائیں۔ پھر وہ ایسے قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں جو عرش کے نیچے لٹکے ہوئے ہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی روایت ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا ان نعمتوں سے بھی زیادہ کوئی نعمت اچھی ہے" تو شہید کہے گا" ہاں مولا تعالیٰ میں پسند کرتا ہوں کہ میرے جسم میں میری رُوح واپس کر دی جائے اور پھر میں تیرے رستہ میں قتل کیا جاؤں۔"

بچّوں کی اَرواح کی کیفیّت

ابن اَبی حاتم کی روایت میں ہے کہ:۔
"بچوں کی اَرواح جنّت کی چڑیوں کے پوٹوں میں ہوتی اور سیر کرتی ہیں۔"

شہداء کی باہم لڑائی

ہناد نے کتاب الزہد میں اور ابن شیبہ نے اُبی بن کعب سے روایت کیا کہ:۔

"شہداء بہشت کے باغ میں بنے ہوئے قبوں میں ہوں گے۔ پھر ان کے پاس مچھلی اور بیل کو بھیجا جائے گا تو یہ دونوں باہم لڑیں گے تو بہشتی لوگ انھیں دیکھ کر خوش ہوں گے اور جب اِنھیں کسی چیز کے کھانے کی حاجت ہو گی تو ان میں سے ایک دوسرے کو مار ڈالے گا اور وہ جب ان میں سے کسی چیز کو کھائیں گے تو جنت کی ہر چیز کا لطف اٹھائیں گے۔"

حضرت حارثہ جنّت الفردوس میں

بخاری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"جب حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا تو اُن کی والدہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو علم ہے کہ حارثہ سے میں کس قدر محبت کرتی تھی تو اگر وہ جنّت میں ہوں تو بتا دیجئے تاکہ میں صابر بنوں اور اگر وہ وہاں نہ ہوں تو پھر بتایئے کہ میں کیا کروں تو ارشادِ نبوی ہُوا کہ جنتیں بہت ہیں وہ سب سے بلند مرتبہ "جنّت الفردوس" میں ہیں۔"

مومن کی رُوح کی کیفیت

مالک نے مؤطا میں احمد اور نسائی نے بسند صحیح حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

سے روایت کیا کہ حضور نبیٔ غیب دان علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ :۔
"مومن کی رُوح بہشتی پرندوں کے پوٹے میں ہوکر درخت سے لٹک جاتی ہے۔ پھر قیامت کے دن اس کے جسم میں واپس کر دی جائے گی۔"

اَرواح کی جسم میں واپسی

احمد و طبرانی نے بسندِ حسن حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ :۔
"اُنہوں نے بارگاہِ نبوی سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا ہم بعد از وصال ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے تو آپ نے فرمایا کہ بعد از وصال رُوح پرندے کے پوٹے میں ہوکر درخت سے لٹک جاتی ہے اور بروزِ محشر پھر وہ اپنے جسم میں واپس آجائے گی۔"

اَرواح کا باہم پہچاننا

ابن سعد نے اپنی سند سے روایت کیا کہ :۔
"حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنہ کی والدہ نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ مردے بعد از موت باہم پہچانتے ہیں یا نہیں تو آپ نے فرمایا مطمئن اَرواح جنّت میں سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں اور یہ پرندے جنتی درختوں کی شاخوں پر ہوتے ہیں تو جس طرح پرندے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اسی طرح یہ اَرواح بھی باہم پہچانتے ہیں۔"

مومن اور کافر کی رُوح کی پرواز میں فرق

ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے "بعث" میں بسندِ حسن روایت کیا کہ :۔

"جب حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نزع کا عالم طاری ہوا تو بشر کی والدہ اُن کے پاس آئیں اور کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن اگر تم فلاں سے ملاقات کرو تو اُسے میری طرف سے سلام پہنچانا۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے والدہ بشر! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے، ہمیں اس کام کی فرصت نہیں۔ والدہ بشر نے کہا کیا تم نے یہ حدیث نہیں سُنی کہ مومن کی رُوح جنّت میں جہاں چاہتی ہے پھرتی ہے اور کافر کی رُوح سجّین میں ہوتی ہے۔"

مقیّد اَرواح

ابن مندہ، طبرانی اور ابو الشیخ نے روایت کیا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مومن کی اَرواح کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ:-

"اَرواح مومنین سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں رہتی ہیں جنّت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں اور اَرواح کفار مقید ہیں کہیں بھی نہیں جا سکتیں۔"

جنّت کا دو مرتبہ کھلنا

طبرانی اور بیہقی نے شعب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ:-

"آفتاب کی کرنوں میں جنّت تہہ کر کے رکھی ہوئی ہے ہر سال دو دفعہ اسے کھولا جاتا ہے اور اَرواحِ مومنین ایک خاص قسم کے پرندوں کے پوٹوں میں ہیں۔"

اَرواح کا والدین کے سپرد کیا جانا

احمد و حاکم نے اور بیہقی و ابو داؤد نے بافائدہ صحت "بعث" میں اور ابن ابی الدنیا نے "عزاء" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ التحیتہ والثناء نے فرمایا کہ :۔

"مومنین بچوں کی اَرواح جنّت کے ایک پہاڑ پر ہیں جن کی کفالت حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کرتے ہیں اور وہ بروز محشر انھیں ان کے والدین کے حوالے کردیں گے۔"

بچّہ کا والدین کے حق میں دُعا کرنا

ابن ابی الدنیا نے کتاب العزاء میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضور نبیٔ غیب داں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔

"جو بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہو کر وفات پا جائے تو وہ جنّت میں شکم سیر اور سیراب رہتا ہے اور وہ بارگاہِ خداوندی میں دُعا کرتا ہے کہ الٰہی! میرے والدین کو میرے پاس بھیج دے۔"

طوبیٰ درخت کی کیفیّت

ابن ابی الدنیا نے کتاب العزاء میں خالد بن معدان سے روایت کیا کہ :۔

"جنّت میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہتے ہیں جس میں تھن ہیں تو جو بچہ وفات پا جاتا ہے اُسے ان تھنوں سے دودھ ملتا ہے اور اس کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پرورش کرتے ہیں۔"

حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ کی روایت

سعید بن منصور نے حضرت مکحول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا کہ حضور خواجۂ کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"مومنین بچّوں کی روحیں سبز رنگ کی چڑیوں کے پوٹوں میں ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی پرورش کرتے ہیں۔"

محشر میں بچّہ کی عمر کا تعیّن

ابن اَبی حاتم نے خالد بن معدان کی مذکورہ روایت میں یہ بھی بیان کیا کہ:۔

"اگر کوئی بچہ ساقط ہو جائے تو وہ جنّت کی نہروں میں تیرتا رہتا ہے اور قیامت تک ایسا ہی ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ بروزِ محشر چالیس سالہ ہو کر نکلے لگا۔"

اَرواحِ فرعونی کی کیفیّت

ہنّاد بن سری نے "زہد" میں روایت کیا کہ:۔

"آلِ فرعون کی اَرواح سیاہ رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں ہیں۔ وہ آگ پر آتے جاتے ہیں اور یہی مُراد ہے اُن کے صبح و شام جہنم میں پیش کیے جانے سے اور اَرواح شہداء سبز رنگ پرندوں کے پوٹوں میں ہیں اور مومنین کے بچّوں کی اَرواح جنتی چڑیوں کے پوٹوں میں ہیں جہاں چاہتی ہیں وہ سیر و سیاحت کرتی ہیں۔"

ارشادِ باری تعالیٰ کی تفسیر

ابن ابی شیبہ نے حضرت عکرمہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ الخ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"اَرواحِ شہداء چمکدار سفید پرندے ہیں۔"

حضرت قتادہ کی روایت

عبدالرزاق نے حضرت قتادہ سے روایت کیا کہ:۔

"ہمیں پتہ چلا ہے کی اَرواحِ شہداء سفید رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں اللہ کے عرش کے زیریں ہیں۔"

اَرواحِ کُفّار کی کیفیّت

ابن مبارک نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"اَرواحِ کفّار زمین کے ساتویں حصّہ میں ہیں۔"

اَرواح کا بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرنا

ابن مندہ نے اُمّ کبشہ بنت معرور سے روایت کہ:۔

"بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہم نے سوال کیا یارسول اللہ! یہ اَرواح کہاں جاتی ہیں تو آپ نے ایسا بیان کیا کہ اہل خانہ رونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اَرواحِ مومنین جنّت میں سبز پرندوں کے پوٹوں میں داخل ہوکر کھاتی پیتی رہتی ہیں اور عرشِ الٰہی کے نیچے لٹکے ہوئے قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں اور دُعا

کرتی ہیں الٰہی! ہمارے بھائیوں میں سے ہمیں ملادے اور جو تو نے وعدہ کیا ہے وہ عطا فرمادے۔ اور اَرواحِ کفّار سیاہ رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں جہنم سے کھاتی پیتی رہتی ہیں اور جہنم ہی کی ایک کوٹھری میں بسیرا کرتی ہیں اور کہتی ہیں الٰہی! ہمارے بھائیوں کو ہم سے نہ ملا اور جس چیز سے تو نے ہمیں خائف کیا ہے وہ ہمیں نہ دینا۔"

شبِ معراج سیڑھی کا حصول

بیہقی نے "دلائل النبوۃ" میں اور ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے اپنی اپنی تفاسیر میں حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"شبِ معراج میرے پاس ایک خوبصورت سیڑھی لائی گئی۔ یہ وہی سیڑھی ہے جسے دیکھ کر میّت کی آنکھیں پھٹی رہ جاتی ہیں اور یہ اُس کی خوبصورتی کی وجہ سے ہے۔ پھر میں اور جبریل اُوپر چڑھ کر پہلے آسمان پر گئے دروازہ کھلوایا تو حضرت آدم علیہ السلام پر ان کی مومن اَولاد کی روحیں پیش کی جا رہی تھیں اور وہ فرما رہے تھے کہ یہ پاک اَرواح اور پاک نفس ہیں، انھیں علیّین میں پہنچادو۔ پھر اُن کی فاجر ذرّیت کی اَرواح کو پیش کیا گیا تو آپ نے ترشروئی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ خبیث رُوح اور خبیث نفس ہے اسے سجّین میں ڈال دو۔"

اَرواح کا اپنے جنّتی ٹھکانہ کا مشاہدہ کرنا

ابونعیم نے بسند ضعیف روایت کیا کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ:

"ارواحِ مومنین سماواتِ ہفتم پر ہیں اور اپنے جنتی ٹھکانے کا مشاہدہ کرتی ہیں۔"

ارواح کا باہم استقبال کرنا

ابونعیم نے حلیہ میں وہب بن منبہ سے روایت کیا کہ:۔

"آسمانِ ہفتم پر ایک مکان ہے جو دارِ بیضاء کے نام سے معروف ہے اس میں ارواحِ مومنین جمع ہیں اور جب کوئی نئی روح آتی ہے تو یہ ارواح اس روح کا استقبال کرتی ہیں اور اس سے اہل دنیا کے حالات اس طرح پوچھتی ہیں جس طرح دنیا میں مسافر سے حالات دریافت کیے جاتے ہیں۔"

ارواح مومنین جبریل کی محافظت میں

مروزی نے "جنائز" میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"ارواحِ مومنین حضرت جبریل امین علیہ السلام کے پاس ہیں اور ان سے کہہ دیا جاتا ہے کہ تم محشر تک ان کے محافظ ہو۔"

توکّل کی اہمیت و افادیّت

سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اور جریر نے کتاب الادب میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت کیا کہ:۔

"حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات حضرت عبداللہ بن

سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تو اُنھوں نے ان سے کہا کہ اگر تم پہلے وفات پاؤ تو مجھے خبر دینا کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا گیا اور اگر میں پہلے وفات پاؤں تو میں تمہیں خبر دوں گا۔ تو اُنھوں نے دریافت کیا کہ مگر مرنے کے بعد ہم ایک دوسرے کو خبر کیسے دے سکتے ہیں تو اُنھوں نے کہا کہ رُوح جسم سے علیحدہ ہونے کے بعد زمین آسمان کے درمیان رہتی ہے یہاں تک کہ بروز محشر اپنے دنیاوی جسم میں واپس ہوتی ہے تو اتفاق یہ ہُوا کہ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خواب میں دیکھا تو اُن سے پوچھا کہ یہاں تم نے سب سے بہتر کس چیز کو پایا تو اُنھوں نے کہا سب سے بہتر توکل کو پایا۔"

حضرت سلمان کی روایت

ابن مبارک نے "زہد" میں اور حکیم نے "نوادر" میں اور ابن ابی الدنیا و ابن مندہ نے حضرت سعید بن مسیّب سے، اُنھوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"مومنین کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں جہاں چاہتی ہیں سیر و سیاحت کرتی ہیں اور اَرواحِ کفّار سجّین میں ہیں۔"

برزخ کی حقیقت کیا ہے؟

ابن قیّم کا بیان ہے کہ:۔

"برزخ کے معنی دنیا و عقبیٰ کے مابین حجاب کے ہیں۔"

حضرت اَنس کی روایت

ابن اَبی الدنیا نے حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ :۔

"مجھے حدیث پہنچی کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں سیر و سیاحت کرتی ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت

مروزی اور ابن مندہ نے "جنائز" میں اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ :۔

"کفّار کی روحیں برہوت سنجہ میں حضرموت کے علاقے میں جمع ہوتی ہیں اور مومنوں کی روحیں جابیہ برہوت میں۔"

پاک اَرواح کا مقام

ابن عساکر نے عروہ بن رویم سے روایت کیا کہ :۔

"جابیہ میں ہر پاک رُوح آتی ہے۔"

وادی مکہ اور وادی احقاف کی حقیقت

ابو بکر نجار نے اپنی مشہور حزب میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ :۔

"سب سے بہتر وادی مکّہ کی ہے اور سب سے بدترین وادی احقاف کی ہے

جو حضرموت کے قریب ہے اُسے برہوت کہتے ہیں۔"

حضرت علی المرتضیٰ کی روایت

ابن ابی الدنیا نے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ :۔
" مومنوں کی روحیں زمزم کے کنوئیں میں ہیں۔"

اریحا اور صنعاء کی حقیقت

حاکم نے مستدرک میں اور ابن مندہ نے اخنس بن خلیفہ جنسی سے روایت کیا کہ :۔

" حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قاصد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ دریافت کرے کہ مومنین کی ارواح کہاں رہتی ہیں اور مشرکین کی کہاں رہتی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مومنیں کی روحیں اریحا میں رہتی ہیں اور مشرکین کی ارواح صنعاء میں رہتی ہیں تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی تصدیق کی۔"

مقربین کی ارواح کی کیفیت

ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اپنی سند سے روایت کیا کہ :۔
" صفوان نے عامر بن عبداللہ سے یمن میں دریافت کیا کہ کیا مومنین کی ارواح کہیں جمع ہوتی ہیں تو اُنھوں نے کہا زمین میں جمع ہوتی ہیں کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ

الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ (پس اگر صاحب موت مقربین سے ہے تو رحمتِ الٰہی اور پھول ہیں اور نعمتوں والی جنت) محشر تک مومنین کی روحیں یہاں جمع رہیں گی۔"

مومن کی ارواح کا خازن

ابن ابی الدنیا نے وہب بن منبہ سے روایت کیا کہ:۔

"ارواحِ مومنین ایک فرشتے کے سپرد کر دی جاتی ہیں جس کا نام رسیائیل ہے اور وہ ارواحِ مومنین کا خازن ہے۔"

کفّار کی ارواح کا محافظ

ابن ابی الدنیا نے ابان بن ثعلب سے روایت کیا کہ:۔

"کفّار کی ارواح کے محافظ فرشتہ کا نام دومہ ہے۔"

سمندری جانوروں کا اطاعت کرنا

عقیلی نے بسند ضعیف خالد بن معدان سے اور اُنھوں نے حضرت کعب سے روایت کیا کہ:۔

"ارواحِ مومنین خضر بحر اعلیٰ اور بحر اسفل کے مابین ایک نورانی نہر پر ہیں اور سمندری جانوروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان کی اطاعت کریں اور صبح و شام ان پر ارواح پیش کی جاتی ہیں۔"

حقوق العباد کی اہمیت و افادیت

قرطبی نے کہا کہ:۔

"بعض شہدار کی ارواح جنّت سے بھی خارج ہیں اور یہ اس لیے ہوتا ہے کہ ان پر حقوق العباد میں سے کوئی حق رہ جاتا ہے۔"

مقروض موت کے نقصانات

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"سب کبیرہ گناہوں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان مقروض مر جائے اور ادائیگی کے لیے مال نہ چھوڑے۔"

شہید کیلئے رفاقت کا حصول

ابن منده نے اپنی سند سے حیان بن جبلہ سے روایت کیا اُنہوں نے فرمایا کہ:۔

"مجھے حدیث پہنچی کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ شہید جب شہید ہوتا ہے تو فوراً ہی ایک آسمانی جسم نازل ہوتا ہے اور شہید کی روح سے کہا جاتا ہے کہ اس میں داخل ہو جا تو وہ اپنے پہلے جسم کی طرف دیکھتی ہے کہ اس کے ساتھ کیا ہُوا اور گفتگو کرتی ہے۔ وہ یہ سمجھتی ہے کہ لوگ اس کی گفتگو کو سن رہے ہیں اور وہ ان کی طرف دیکھتی ہے اور سمجھتی ہے کہ لوگ اسے دیکھ رہے ہیں۔ اتنے میں حوریں آکر اسے لے جاتی ہیں۔"

مشاہداتِ ارواح

آلِ فرعون کی ارواح کا پیش کیا جانا

ابن ابی شیبہ نے ہذیل سے روایت کیا کہ:۔

" آلِ فرعون کی ارواح سیاہ پرندوں کے پوٹوں میں صبح و شام آگ پر پیش کی جاتی ہیں۔"

جائے سکونت کا پیش کیا جانا

بخاری و مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضور پُرنُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جب تم میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو اُس کی اصلی جائے سکونت صبح و شام محشر تک اس پر پیش کی جاتی ہے۔" اگر وہ جنتی ہے تو جنت اور اگر جہنمی ہے تو جہنم۔

قرطبی کا بیان

قرطبی کہتے ہیں کہ:۔

"جنّت کا مشاہدہ اُسے کرایا جائے گا جس کو عذاب بالکل نہ ہوگا اور وہ جس کو عذاب ہوگا وہ جنّت اور جہنم دونوں کو دیکھے گا خواہ بیک وقت دیکھے یا دو وقتوں میں۔ پھر یہ پیش کیا جانا یا تو صرف رُوح پر ہوگا یا پھر رُوح پر اور جسم کے بعض حصّے پر یا روح اور جسم دونوں پر۔"

صاحبِ قبر کو اُس کی قیام گاہ کا مشاہدہ کرایا جانا

ہنّاد نے زہد میں اپنی سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضور پر نور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"صاحبِ قبر پر قبر میں صبح و شام دو مرتبہ اس کی قیام گاہ پیش کی جاتی ہے۔"

صبح و شام ندا بلند کرنا

بیہقی نے "شعب الایمان" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر روز صبح و شام دو دفعہ اُونچی آواز سے فرماتے۔ صبح کے وقت فرماتے۔ رات گئی اور دن آگیا اور آلِ فرعون کو جہنم پر پیش کیا جا رہا ہے۔ اور رات کے ابتدائی حصہ میں فرماتے تھے کہ دن گیا اور رات آگئی اور آلِ فرعون کو جہنم پر پیش کیا جا رہا ہے

پس جو بھی اُن کی آواز سُن پاتا وہ عذاب سے پناہ مانگتا۔"

ابو عمرو کا بیان

ابن ابی الدنیا نے "کتاب من عاش بعد الموت" میں اوزاعی سے ذکر کیا کہ، اُن سے عسقلان کے ساحل پر ایک شخص نے پوچھا کہ:۔

"اے ابو عمرو! ہم کچھ سیاہ پرندوں کو سمندر سے نکلتے دیکھتے ہیں اور جب شام ہوتی ہے تو سفید نکلتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان پرندوں کے پوٹوں میں آلِ فرعون کی اَرواح ہیں، انھیں آگ پر پیش کیا جاتا ہے اور آگ ان کے پروں کو سیاہ کر دیتی ہے۔ پھر یہ ان پروں کو گرا دیتے ہیں اور قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔ پھر قیامت کے دن کہا جائیگا کہ آلِ فرعون کو سخت عذاب میں مبتلا کر دو۔"

اعمال کی پیشی

زندوں کے اعمال کا مُردوں کے پیش کیا جانا

احمد و حکیم نے نوادر الاصول میں اور ابن مندہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:
"تمھارے اعمال تمھارے مُردہ رشتہ داروں پر پیش کیے جاتے ہیں اگر عمل اچھا ہوتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں ورنہ وہ دعا کرتے ہیں" الٰہی! توانھیں موت نہ دینا یہاں تک کہ اُن کو ہماری طرح ہدایت نہ دے۔"

ابوایوب کا بارگاہِ خداوندی میں دُعا کرنا

ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور حکیم ترمذی نے اور ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن میسرہ سے روایت کیا کہ:
"جب حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے قسطنطنیہ میں جنگ کی تو وہ

ایک شخص قاص پر گزرے تو وہ کہہ رہے تھے کہ جب کوئی شخص صبح کو عمل کرتا ہے تو اُس کی معرفت رکھنے والے مُردوں پر پیش کیا جاتا ہے۔ اسی طرح شام کو عمل پیش کیا جاتا ہے تو ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ غور کرو کہ کیا کہتے ہو؟ تو اُنہوں نے کہا کہ میں بالکل صحیح عرض کر رہا ہوں تو ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا الٰہی! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تو مجھے عبادہ بن سلامت اور سعد بن عبادہ کے سامنے ذلیل نہ کرنا تو قاص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو اُمور کی ولایت سپرد کرتا ہے تو اُس کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور اُس کے بہتر اعمال کی تعریف کرتا ہے"

بارگاہِ الٰہی میں اعمال کے پیش ہونے کے دن

حکیم ترمذی نے اپنی "نوادر" میں اپنی سند سے روایت کیا کہ حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"اعمال بارگاہِ الٰہی میں پیر اور جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں۔ اور بروز جمعہ اعمال والدین پر پیش کیے جاتے ہیں۔ جب مُردوں کو اپنے رشتہ داروں سے کسی نیک عمل کی خبر ملتی ہے تو اُن چہرے خوشی سے کھل جاتے ہیں تو اے اللہ کے بندے اپنے عزیز و اقارب کو ایذا نہ دے"

صاحبِ قبر کا قبر سے یا عبد اللہ کہہ کر آواز دینا

ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے روایت کیا کہ:

"ایک گورکن نے خبر دی کہ میں بنی سعد کے قبرستان میں تھا کہ ایک شخص کے قبر سے پکارنے کی آواز آئی، کوئی قبر سے کہہ رہا تھا یا عبد اللہ! پھر

ایک شخص دوسری قبر سے پکار کر کہنے لگا، اے جابر کل تو ہمارے پاس آئے گا۔ کچھ دیر بعد میرے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اے شخص میرے لیے اس قبر کے پاس قبر کھودو جس سے آواز آرہی تھی۔ میں نے نووارد سے پوچھا کہ کیا اس صاحب قبر کا نام عبداللہ اور اس کا جابر ہے وہ بولا ہاں۔ پھر اُس شخص نے کہا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اس پر نماز نہ پڑھوں گا مگر اب میں اس پر نماز پڑھوں گا اور اپنی قسم کا کفارہ بھی ادا کروں گا۔"

صلہ رحمی کرنا

ابو نعیم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ:۔

"تم ان لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کرو جن سے تمہارے آبا و اجداد صلہ رحمی کرتے تھے۔"

حضرت ابن عمر کی روایت

ابن حبان نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ:۔

"جو شخص اپنے باپ کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہتا ہے تو اُسے چاہیئے کہ وہ اپنے باپ کے دوستوں اور بھائیوں سے صلہ رحمی سے پیش آئے۔"

والدین سے صلہ رحمی کرنے کا نسخہ عجیبہ

ابو داؤد نے اپنی سند سے روایت کیا کہ:۔

”ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے ماں باپ کے انتقال کے بعد ان سے کیا نیک سلوک کر سکتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں جو ماں باپ کے حقوق سے تم پر باقی ہیں۔ ۱۔ ماں باپ کے حق میں دعائے خیر کرنا۔ ۲۔ والدین کے وعدوں کو پورا کرنا۔ ۳۔ ماں باپ کے ملنے والوں کی تعظیم و تکریم کرنا۔ ۴۔ ماں باپ کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا۔“

ارواح کو مقامِ اعلیٰ سے روکنے کی اشیاء

قرض کی ادائیگی نہ کرنے کا روح پر اثر ہونا

ترمذی، ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"مومن کی روح اُس کے قرض نہ ادا کرنے کی بناء پر لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اس قرض کو ادا کرے۔"

قرض دار کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں تو آپ نے پوچھا کیا یہ کچھ قرض تو نہیں رکھتا لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! یہ قرض رکھتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا میں ایسے شخص کی نماز جنازہ کیا پڑھوں جسکی روح قبر میں اُس کے قرض

کے عوض رہن ہے اور آسمان پر نہیں جاتی ۔ تو اگر کوئی شخص اس کے قرض کی ادائیگی کا بوجھ اُٹھائے تب میرا اس پر نماز پڑھنا سود مند ہوگا۔"

قرض ادا نہ کرنے کی بناء پر جنت سے روکا جانا

طبرانی نے اوسط میں، بیہقی اور اصبہانی نے ترغیب میں حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :۔

"ایک دن کا ذکر ہے کہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے صبح کی نماز پڑھ کر دریافت کیا کہ کیا یہاں بنو فلاں کے لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جسے علم ہو کہ اس کے خاندان کے ایک فرد کو جنّت کے دروازے پر اس لیے روک لیا گیا ہے کہ یہ قرض دار تھا تو اگر تم چاہو تو اسے فدیہ دے کر چھڑا لو اور اگر چاہو تو عذاب میں مبتلا رہنے دو۔"

قرض ادا ہونے کی ذمّہ داری پر نماز جنازہ کا پڑھا جانا

احمد و بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ :۔

"ایک شخص پر دو دینار کا قرض تھا وہ وفات پا گیا تو حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے اِنکار کر دیا تو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے قرض ادا کرنے کی ذمّہ داری لی تو پھر آپ نے اس شخص کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر ایک روز کے بعد معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ دو دینار قرض ادا کر دیئے گئے ہیں پھر آپ نے فرمایا اسے قبر میں ٹھنڈک حاصل ہوئی۔"

سعید اطول کے باپ کا قرض نہ ادا کرنے میں مقیّد ہونا

احمد نے سعید اطول سے روایت کیا کہ :۔

"میرے والد نے بعد از وفات تین سو درہم ترکہ میں چھوڑے تو میں نے خیال کیا کہ یہ ان کے اہل و عیال پر خرچ کر دوں تو حضور نبی کریم علیہ افضل الصّلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ تمہارا والد اپنے قرضے کے نہ ادا کرنے کی بناء پر مقیّد ہے پہلے اس کا قرض ادا کرو۔"

قرض نہ ادا کرنے پر کنوئیں میں بند ہونا

ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت میں شیبان بن حسن سے روایت کیا کہ :۔

"میرے والد اور عبد الواحد بن زید ایک جہاد میں گئے تو اُنہوں نے ایک کنواں دیکھا جس میں سے آوازیں آرہی تھیں۔ اندر دیکھا تو ایک شخص کچھ تختوں پر بیٹھا ہے اور اس کے نیچے پانی ہے۔ تو اُنہوں نے پوچھا کیا جنّ ہو یا انسان۔ تو وہ بولا انسان ہوں۔ پھر اُس نے پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو تو اُس نے کہا کہ میں انطاکیہ کا رہنے والا ہوں میرے ربّ نے مجھے وفات دی اور اب مجھے قرض نہ ادا کرنے کی بناء پر اس کنوئیں میں بند کر دیا ہے اور انطاکیہ کے کچھ لوگ ہیں جو میرا تذکرہ کرتے ہیں مگر میرا قرض ادا نہیں کرتے۔ چنانچہ یہ لوگ انطاکیہ گئے اور اس کا قرض ادا کر کے واپس آئے تو وہ شخص غائب ہو چکا تھا اور خود کنواں بھی وہاں سے غائب تھا۔ چنانچہ یہ لوگ پھر کنوئیں کے

مقام پر سو رہے تھے کہ رات کو خواب میں پھر وہی شخص آیا اور
اُس نے کہا کہ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر
جزا دے) میرے رب نے میرا قرض ادا ہونے کے بعد مجھے
جنّت کے فلاں حصّہ میں بھیج دیا ہے۔"

وصایا کی اہمیّت و افادیت

باہم کلام کرنے کی وصیّت کرنا

ابوالشیخ اور ابن حبان نے "کتاب الوصایا" میں اپنی سند سے روایت کیا کہ :۔

"جس نے اپنے مُردوں کو وصیت نہ کی تو اُس کو مُردوں کے ساتھ باہم کلام کرنے کی اجازت نہ ہو گی۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا مردے بھی باہم کلام کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں آپس میں کلام بھی کرتے ہیں اور ملاقات بھی کرتے ہیں۔"

ایک گورکن کا بیان

ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے روایت کیا کہ :۔

"ایک گورکن بصرہ میں رہتا تھا تو اس نے بتایا کہ ایک دن میں نے

قبر کھودی اور اسی کے قریب سو گیا تو خواب میں دو عورتیں آئیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے عبداللہ! میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ تو اس عورت کو مجھ سے دُور کر دے۔ میں بیدار ہُوا تو دیکھا کہ ایک عورت کا جنازہ لایا جا رہا ہے میں نے لوگوں سے کہا تم دوسری قبر پر چلے جاؤ۔ وہ چلے گئے اور جب رات ہوئی تو پھر وہی عورتیں آئیں اور آکر کہنے لگیں کہ جزاک اللہ تم نے ہم سے بہت لمبی بُرائی کو دُور کر دیا میں نے اُس عورت سے پوچھا کہ تو مجھ سے کلام کرتی ہے مگر تیرے ساتھ والی عورت کلام نہیں کرتی اس کی وجہ کیا ہے تو وہ بولی کہ یہ بغیر وصیّت کے مر گئی تھی اور جو بغیر وصیّت کے مرے تو وہ محشر تک کلام نہیں کر سکتا۔"

حضرت انس کی روایت

دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ :-

"میں نے خواب میں دو عورتوں کو دیکھا ان میں سے ایک کلام کرتی ہے اور دوسری خاموش ہے حالانکہ دونوں بہشتی ہیں۔ میں نے پوچھا تو اُس نے کہا کہ ایک بغیر وصیّت کے مری تھی اس لیے کلام نہیں کرتی اور روز محشر تک کلام کرنے سے محروم رہے گی۔"

اَرواح کا باھم مُلاقات کرنا

بحالت نیند موت کا طاری ہونا

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

"اللہ تعالیٰ جانوں کو موت دیتا ہے ان کے مرنے کے اوقات میں اور انھیں جو اپنی نیند مرتے ہیں تو جس نفس کے لیے موت کا فیصلہ ہو چکا ہے اور اُسے روک لیتا ہے اور دوسری کو ایک مدتِ مقررہ تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔"

زندہ اور مُردہ اَرواح کا باہم ملاقات کرنا

بقی بن مخلد اور ابن مندہ نے "کتاب الروح" اور طبرانی نے اوسط میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ :۔

"مجھے دوران تفسیر یہ معلوم ہُوا کہ زندہ مُردہ لوگوں کی ارواح نیند میں ایک دوسرے

سے پوچھ گچھ کرتی ہیں تو مردوں کو رُوحوں کو اللہ تعالیٰ روک لیتا ہے اور زندہ لوگوں کی روحیں ان کے جسموں کی جانب واپس کر دیتا ہے ۔"

ارواح کا رسّی کی جانب رغبت کرنا

جو یبر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ :۔

"ایک رسّی مشرق سے لے کر مغرب تک تنی ہوئی ہے زندہ اور مُردہ لوگوں کی روحیں اس رسّی کی جانب جاتی ہیں اور زندہ کی رُوح مردہ کی رُوح سے مل جاتی ہے ۔ پھر زندہ کو اپنی جانب جانے کا حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا رزق مکمّل کر لے اور مردہ کو روک لیا جاتا ہے ۔"

رُوح کا قبر کے گرد گھومنا

فردوس میں ہے کہ :۔

"جب کوئی موت کا پیالہ پی لیتا ہے تو اُس کی رُوح ایک ماہ تک اس کے گھر کے گرد گھومتی ہے اور پھر ایک سال تک اس کی قبر کے گرد گھومتی ہے پھر اسے اس رسّی پر پہنچا دیا جاتا ہے جہاں زندہ اور مُردہ روحیں باہم ملاقات کرتی ہیں ۔"

مُردہ کا قول ملنی بر دلیل

ابن قیم کہتے ہیں کہ :۔

"مُردہ لوگوں سے ملاقات پر ایک دلیل یہ ہے کہ زندہ مُردہ کو خواب میں دیکھتا

ہے اور وہ مردہ اس زندہ کو اُمورِ غیبیہ کی خبر دیتا ہے اور وہ بات اس طرح ہوتی ہے جس طرح کہ اس نے خبر دی ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن سیدین نے فرمایا کہ جو بات مُردہ بتائے وہ حق ہوتی ہے کیونکہ وہ حق کے گھر میں ہے۔"

گھر کی بلّی کی موت کی اطلاع اہلِ موت کو ہونا

ابن ابی الدنیا اور ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں اپنی سند سے روایت کیا کہ:

"صعب بن جثامہ اور عوف بن مالک باہم منہ بولے بھائی تھے تو صعب نے عوف سے کہا کہ اے بھائی! ہم میں جو بھی پہلے وفات پا جائے تو وہ دوسرے کو خواب میں دیکھے۔ عوف نے کہا کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ صعب نے کہا ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ پھر صعب نے موت کا پیالہ پی لیا اور ان کو عوف نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ کیا سلوک ہوا۔ اُنھوں نے کہا تکلیف کے بعد میرے رب نے مجھے بخش دیا لیکن عوف کا کہنا ہے کہ میں نے صعب کی گردن میں ایک سیاہ چمکدار پٹی دیکھی تو پوچھا کہ یہ کیا ہے تو وہ بولا کہ یہ وہ دس دینار ہیں جو میں نے ایک یہودی سے قرض لیے تھے وہ آج میرے گلے میں طوق بنا کر ڈالے گئے ہیں۔ اگر تم ان کو ادا کر دو تو اچھا ہے میرے گھر والوں کے جتنے واقعات ہوئے اور ہوتے ہیں وہ سب کے سب مجھے بتائے جاتے ہیں یہاں تک کہ چند روز ہوئے کہ ہماری بلّی مری تو اس کی بھی مجھے خبر دی گئی اور اس بات کا بھی تمھیں پتہ ہونا چاہیئے کہ میری بچی چھ دن کے بعد وفات پا جائے گی تم اسے اچھی طرح رکھنا اور ان سے اچھا سلوک کرنا۔ عوف کہتے ہیں کہ صبح کو میں صعب کے گھر آیا تو ایک برتن میں دس دینار

پائے اور وہ دینار لے کر یہودی کے پاس پہنچا اور اُس سے کہا کہ کیا صعب پر تمہارا کچھ قرض ہے تو وہ بولا کہ ہاں دس دینار تھے اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بہترین صحابی تھے اللہ ان پر رحم فرمائے۔ میں نے یہودی کی طرف دینار بڑھائے تو وہ بولا کہ بخدا یہ تو وہی دینار ہیں جو میں نے دیئے تھے۔ میں نے اہل خانہ سے پوچھا کہ کیا صعب کے وصال کے بعد آپ لوگوں کے یہاں کوئی نئی چیز پیدا ہوئی ہے تو اُنہوں واقعات کو گننا شروع کیا یہاں تک کہ بلّی کی موت کا بھی ذکر کیا۔ پھر میں نے پوچھا کہ میری بھتیجی کہاں ہے اُنہوں کہا کہ کھیل رہی ہے۔ میں نے اسے ہاتھ لگایا تو معلوم ہوا کہ وہ بخار میں گرفتار ہے۔ میں نے اُن لوگوں سے کہا کہ اس کی بہتر طریقے سے دیکھ بھال کرنا۔ پھر وہ چھ دنوں کے بعد وفات پا گئی۔"

محلم اور اُس کی بلّی کا خبر نامہ

ابن مبارک نے "زہد" میں عطیہ سے روایت کیا کہ :۔

"عوف بن مالک اشجعی کا ایک دوست محلم نامی تھا۔ جب محلم پر نزع کا عالم طاری ہوا تو عوف اُن کے پاس آئے اور کہا کہ جب تمہاری وفات ہو جائے تو تو مجھے اطلاع دینا کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا تو اُنہوں نے کہا کہ اگر مجھ جیسے شخص کے لیے یہ ممکن ہوگا تو آؤں گا۔ چنانچہ محلم فوت ہو گیا اور ایک سال بعد عوف نے انھیں خواب میں دیکھا تو پوچھا بتاؤ تمھارے ساتھ تمھارے رب نے کیا سلوک کیا۔ تو محلم بولا ہمارے اعمال کی پوری پوری جزا دے دی گئی تو اُنہوں نے جواب دیا کہ ہاں مگر احراض کہ تسلیم شدہ بدکار تھا۔ پھر اُنہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے اس بلّی کے اَجر کو بھی پایا جو میری وفات سے ایک

رات پہلے گم ہو گئی تھی۔ صبح کو عوف محلم کے گھر گئے تو ان کی بیوی نے عوف کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تم نے کبھی خواب میں محلم کو دیکھا ہے وہ بولے ہاں آج رات دیکھا ہے وہ مجھ سے اپنی بیٹی کے لے جانے کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے۔ پھر عوف نے اپنا خواب بیان کیا تو ان کی بیوی نے اپنے نوکروں کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ محلم کے وصال سے ایک دن پہلے بلی کھو گئی تھی۔"

ثابت بن قیس بن شماس کی وصیت کا پورا ہونا

ابوالشیخ ابن حبان نے "کتاب الوصایا" میں اور حاکم نے "مستدرک" میں اور بیہقی نے "دلائل" میں عطاء خراسانی سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا کہ:۔

" مجھے ثابت بن قیس بن شماس کی بیٹی نے بتایا کہ جنگ یمامہ میں ثابت نے جامِ شہادت نوش فرمایا ان پر ایک بہترین قسم کی چادر تھی۔ ایک مسلمان نے وہ اٹھالی، ایک مسلمان سو رہا تھا۔ ثابت خواب میں اُسے نظر آئے اور چادر کا حال بتایا اور بتایا کہ جو شخص چادر لے گیا ہے اس کا خیمہ بالکل آخر میں ہے اور اس کے خیمہ کے پاس ایک گھوڑا بندھا ہوا ہے۔ اس شخص نے چادر پر ہانڈی ڈھک دی ہے اور ہانڈی پر کجاوا رکھ دیا ہے تو تم خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور انھیں جا کر کہو کہ وہ میری چادر لے لیں اور جب تم مدینہ میں حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آؤ تو ان سے کہنا کہ مجھ پر اتنا قرض ہے فلاں فلاں آدمی کا۔ چنانچہ اُس شخص نے حضرت خالد بن ولید سے تمام واقعہ سنایا اور انہوں نے واپسی پر حضرت ابوبکر صدیق سے تمام قصہ سنایا اور آپ نے اس کی وصیت کو پورا کیا

ہمارے علم میں ثابت بن قیس بن شماس ہی ایک ایسی ہستی ہیں جس نے بعد از وصال وصیت کی اور اُس کی وصیت کو پورا کیا گیا۔"

خواب کا حقیقت بن جانا

حاکم نے "مستدرک" میں اور بیہقی نے "دلائل" میں کثیر بن صلت سے روایت کیا کہ:۔

"حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شبِ شہادت غنودگی طاری ہوئی تو خواب میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت ہوئی آپ فرمارہے تھے کہ تم ہمارے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھو گے اور ابن عمر کی روایت میں ہے کہ آپ نے یہ خواب دیکھا کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ روزہ افطار کرو گے۔ چنانچہ آپ نے روزہ کی حالت میں جامِ شہادت نوش فرمایا اور آپ کا خواب پورا ہوا۔"

خواب میں دنیا و عقبیٰ کا مشاہدہ کرنا

حاکم نے حسین بن خارجہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے فتنہ کے وقت میں بہت ہی پریشان ہو گیا اور بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی الٰہی! مجھے ایسی راہ دکھا جو سلامتی والی ہو۔ چنانچہ مجھے خواب میں دنیا و عقبیٰ کا مشاہدہ کرایا گیا اور ان کے درمیان دیوار تھی لیکن وہ کچھ لمبی نہ تھی۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں اس دیوار کو عبور کر کے اس پر جاؤں اور اشجع کے مقتولین کا مشاہدہ کروں اور ان سے پوچھوں کہ یہ کس حال میں ہیں۔ پھر میں دیوار کے پار

گیا تو دیکھا کہ کچھ لوگ سایہ دار شجر کے نیچے بیٹھے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ شہداء ہیں۔ وہ بولے نہیں ہم تو ملائکہ ہیں شہداء تو ارفع و اعلیٰ مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ درجہ بدرجہ بلند ہوتا گیا یہاں تک کہ ایک بہت ہی بلند درجہ پر پہنچ گیا۔ اُس کی عظمت و رفعت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ وہاں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور اُن کے قریب ہی حضرت ابراہیم علیہ السّلام تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہہ رہے تھے کہ میری اُمت کے لیے بخشش کی دعا کیجیے۔ اُنھوں نے کہا کہ آپ کو علم نہیں کہ آپ کی اُمّت نے آپ کے بعد کیا کچھ کیا؟ اُنھوں نے خون بہائے اور اپنے امام کو شہید کر دیا۔ کاش کہ وہ بھی ایسا ہی طریقہ اختیار کرتے جیسا کہ میرے رفیق سعد نے اختیار کیا۔ پس یہ خواب دیکھنا ہی تھا کہ میں خوش ہوا اور دل میں کہا کہ اَب میں سعد کو دیکھوں گا اور ان کے ہمراہ رہوں گا کیونکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے انھیں اپنا خلیل بنایا ہے۔ پھر میں سعد کے پاس آیا اور ان کو خواب سنایا تو وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا جو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا دوست نہ بنا وہ نقصان میں رہا۔ میں نے سعد سے پوچھا کہ آپ کونسی جماعت کے ہمراہ ہیں تو وہ بولے کہ کسی کے بھی ہمراہ نہیں۔ میں نے کہا کہ اَب آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں تو اُنھوں نے کہا کہ کیا تمھارے پاس بھیڑ بکریاں ہیں۔ میں نے کہا نہیں۔ اُنھوں نے فرمایا کچھ بکریاں خرید لو اور وہ لے کر کسی جگہ چلے جاؤ۔“

خواب میں سرکارِ مدینہ کی زیارت ہونا

حاکم و بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حضرت سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ :۔

" میں حضرت امِ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ کو آہ و زاری کرتے ہوئے پایا۔ میں نے آہ وزاری کرنے کی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگیں کہ میں نے رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء کو خواب میں دیکھا کہ آپ رو رہے ہیں اور سر مبارک اور ریش مبارک گرد آلود ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا بات ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں حسین کے قتل کی جگہ سے آ رہا ہوں۔"

ہاتھ شل ہونے کی حقیقی وجہ

حاکم نے معمر سے روایت کیا کہ مجھ سے ایک بزرگ نے روایت کیا کہ :۔

" ایک عورت جس کا ہاتھ شل تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک بیوی کے پاس آئی اور کہا کہ درگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے کہ وہ میرے اس ہاتھ کو درست کر دے آپ نے پوچھا کہ تمھارا ہاتھ شل کیونکر ہو گیا۔ اُس نے اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ میرا باپ ایک صاحب ثروت اور سخی آدمی تھا اور میری ماں کے پاس کچھ نہ تھا۔ اُس نے کبھی کچھ صدقہ نہ کیا البتہ ایک دفعہ ہمارے ہاں ایک گائے ذبح ہوئی تو اس کی تھوڑی سی چربی اس نے ایک مسکین کو دی اور ایک چیتھڑا اس کو پہنا دیا۔ پھر میرے والدین

کا وصال ہو گیا۔ میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک نہر
پر ہیں اور لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا
اے میرے پدر کیا آپ نے میری ماں کو دیکھا ہے اس نے جواب دیا کہ
تمہاری ماں کو نہیں دیکھا بڑی جستجو کے بعد ملاقات ہوئی۔ اس پر تشنگی
کا دور دورہ تھا۔ اس کے جسم پر وہ پھٹا پرانا کپڑا تھا جو اس نے صدقہ
کیا تھا وہ اسے اپنے ایک ہاتھ میں لے کر دوسرے ہاتھ پر مارتی
تھی اور اس کا جو اثر دوسرے ہاتھ پر ہوتا تھا اس کو چوس کر اپنی پیاس
کو تسکین دیتی تھی اور پکار رہی تھی کہ پیاس پیاس۔ میں نے اپنی
ماں کو اس حالت میں دیکھ کر کہا اے میری مادر مہربان میں تجھے پانی پلاؤں
اس نے کہا کہ ہاں ضرور پلائیے۔ پھر میں نے برتن سے پانی لیا اور
والدہ کو پلایا۔ اتنے میں جو لوگ اس پر متعین تھے ان میں سے ایک نے
کہا کہ جس نے اس مستور کو پانی پلایا ہے اللہ کی مرضی سے اس کا ہاتھ
شل ہو جائے۔ اس لیے میرا ہاتھ شل ہو گیا ہے۔"

خواب

سچّے اور جھوٹے خواب کی پہچان

حاکم نے مستدرک میں، طبرانی نے اوسط میں اور عقیلی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ:۔

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کے دوران پوچھا کہ اے حسن کے باپ کیا وجہ ہے کہ آدمی خواب دیکھتا ہے تو کچھ خواب ان میں صادق ہوتے اور کچھ خواب اُن میں کاذب ہوتے ہیں تو ابوالحسن نے فرمایا کہ میں نے خواجۂ کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی عورت یا مرد سوتا ہے تو اس کی رُوح کو عرش کی جانب لے جایا جاتا ہے تو اب جو عرش پر پہنچ جاتا ہے اس کا خواب سچّا ہوتا ہے اور جو اپنی رُوح کے عرش تک پہنچنے سے پہلے ہی بیدار ہو جاتا ہے اس کا خواب کاذب ہوتا ہے۔"

پاک اور ناپاک رُوح میں امتیاز

بیہقی نے "شعب" میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"خواب میں اَرواح کو آسمان پر لے جایا جاتا ہے اور عرش کے پاس سر سجدہ میں رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے تو جو رُوح پاک ہوتی ہے وہ عرش کے پاس سر بسجود ہو جاتی ہے اور جو ناپاک ہوتی ہے وہ عرش سے دور سجدہ کرتی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو رُوح ناپاک ہوتی ہے اسے سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔"

ربّ سے ہم کلام ہونا

حکیم نے بسند ضعیف حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ:۔

"مومن خواب میں اپنے ربّ سے کلام کرتا ہے۔"

پیشانیٔ نبوت پر سجدہ کرنا

نسائی نے حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ:۔

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پیشانی مبارک پر سجدہ کر رہا ہوں۔ چنانچہ میں نے اس چیز کی خبر آپ کو دے دی تو آپ نے فرمایا کہ بالیقین ایک روح دوسری رُوح سے ملاقات کرتی ہے۔"

رُوحِ یقظہ کا خواب دیکھنا

شیخ عزّالدین بن سلام نے کہا کہ :۔

" یقظہ ایک رُوح ہے جب وہ جسم میں ہوتی ہے تو جسم جاگتا ہے اور جب جسم سے خارج ہوتی ہے تو جسم سو جاتا ہے اور یہ سب کچھ بطور عادت ہے۔ پھر یہ رُوح خواب دیکھتی ہے اور جب آسمان پر پہنچ کر یہ مشاہدہ کرتی ہے تو وہ خواب صادق ہو جاتا ہے کیونکہ آسمان پر عزازیل کا تصرف ممکن نہیں۔ اور اگر آسمان کے نیچے رہ کر خواب دیکھتی ہے تو عزازیل کی مداخلت کی بناء پر وہ خواب سچّا نہیں ہوتا۔

عکرمہ کا بیان

عکرمہ فرماتے ہیں کہ :۔

"جب انسان سو جاتا ہے تو اُس کی رُوح ایک رسّی کے ذریعہ چڑھتی ہے یہاں تک کہ جب وہ بیدار ہوتا ہے تو رسی کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے اس رسّی کا سرچشمہ انسان کے بدن پر ہوتا ہے بالکل اسی طرح جیسے کہ سورج کی شعاعیں کہ وہ ہر چیز پر گرتی ہیں لیکن اس کا سرچشمہ سورج کا قرص ہے۔"

اَرواح کا موکل فرشتہ

ابن مندہ نے بعض علماء سے نقل کیا کہ :۔

"رُوح سونے والے انسان کے نتھنوں سے نکل کر آسمان کی طرف چلی جاتی ہے لیکن اس کی جڑ بدن ہے۔ اگر وہ بدن سے بالکل علیحدہ ہو

جائے تو انسان مر جاتا ہے جیسے چراغ کی بتّی اگر اس میں سے بالکل نکال دی جائے تو چراغ بجھ جاتا ہے جس طرح چراغ کی بتّی چراغ میں رہتی ہے لیکن اس کی روشنی سے تمام کرّہ روشن ہو جاتا ہے اسی طرح انسان کی رُوح کا تعلق بدن سے رہتا ہے لیکن اس کے باوجود تمام اشیاء کا ادراک کرتی ہے اور اسے ایک فرشتہ جو اَرْواح پر موکل ہے تمام چیزوں کا مشاہدہ کراتا ہے۔ پھر وہ اپنے بدن کی طرف لوٹ آتی ہے۔"

اجنبی مقامات کی سیر کرنا

ابو الشیخ نے "کتاب العظمہ" میں عکرمہ سے روایت کیا کہ :۔
"حضرت عکرمہ سے پوچھا گیا کہ یہ کیا وجہ ہے کہ ایک شخص اجنبی مقامات کی سیر کرتا ہے تو اُنھوں نے فرمایا کہ یہ رُوح ہے جو ہر جگہ اِدھر اُدھر پرواز کرتی رہتی ہے۔"

خواب میں مُردوں سے مُلاقات کرنا

ابن ابی الدنیا نے کتاب المنامات اور ابن سعد نے طبقات میں محمد بن زیاد
ہانی سے روایت کیا کہ :۔

" عصف بن حارث نے عبداللہ بن عائذ صحابی سے جب نزع کا
عالم طاری ہوا کہا کہ اگر آپ انتقال کے بعد ہمیں اپنے حالات
سے آگاہ کر سکیں تو ضرور کریں ۔ چنانچہ وہ کچھ عرصہ کے بعد انھیں
خواب میں ملے اور کہا کہ میری مغفرت ہو گئی اگرچہ اُمید بہت ہی کم تھی
ہمارا پروردگار بہت زیادہ بخشش کرنے والا اور نہایت مہربان
ہے البتہ احراض کی بخشش نہ ہوئی ۔ میں نے پوچھا احراض کون
ہے تو اُنہوں نے کہا کہ احراض وہ لوگ ہیں جو معصیت کرنے
میں اس قدر معروف ہیں کہ ہر طرف ہر معاملہ میں ان پر اُنگلی
دکھی جاتی ہے ۔"

بارگاہِ نبوی میں سلام عرض کیا جانا

ابن ابی الدنیا نے ابوالزہریہ سے روایت کیا کہ:۔

"عبدالاعلیٰ بن عدی ابن ابی بلال خزاعی کے پاس مزاج پرسی کے لیے آئے اور کہا کہ بارگاہِ نبوی میں سلام عرض کرنا اور اگر ہوسکے تو ہمیں اپنے حالات سے آگاہ فرمائیں۔ اتفاقاً ان کا انتقال ہوگیا تو ان کے خاندان کی ایک مستورہ نے انھیں خواب میں دیکھا تو انہوں نے اس عورت سے کہا کہ میری بیٹی بہت جلد میرے پاس آنے والی ہے اور تم عبدالاعلیٰ سے کہہ دو کہ میں نے ان کا سلام بارگاہِ نبوی میں پہنچا دیا ہے۔"

خوفِ الٰہی کے ثمرات

ابن ابی الدنیا نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا کہ:۔

"دو افراد نے باہم معاہدہ کیا کہ ہم میں جو پہلے فوت ہو جائے وہ دوسرے کو اپنے حالات سے آگاہ کرے گا چنانچہ ان میں سے ایک کی وفات ہوگئی تو وہ حسب وعدہ خواب میں نظر آیا تو زندہ نے پوچھا کہ حسن کا کیا حال ہے تو انہوں نے بتایا کہ وہ جنت میں بادشاہ ہیں کوئی ان کی بات سے منہ نہیں موڑتا۔ پھر ان سے دریافت کیا کہ ابن سیرین کا کیا حال ہے تو انہوں نے بتایا کہ انھیں ان کی مرضی کے مطابق نعمتیں ملتی ہیں لیکن پھر بھی دونوں کے مرتبوں میں امتیاز ہے۔ زندہ نے دریافت کیا کہ یہ کیوں فرق ہے تو اس نے بتایا کہ حسن پر خوف کی سختی کا غلبہ تھا۔"

عقبیٰ میں نمازِ تہجد کا کام آنا

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اپنی سند سے روایت کیا کہ:۔

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اصبح نامی شخص نے سلمہ بن کہیل سے کہا کہ ہم دونوں میں سے پہلے جو انتقال کر جائے وہ خواب میں دوسرے کو اپنے حالات سے آگاہ کرے۔ تو سلمہ نے اصبح سے پہلے وفات پائی اور اصبح نے انھیں خواب میں دیکھا تو اُصبح نے سلمہ سے کہا کہ تیرے ربّ نے تیرے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ اُنھوں نے کہا کہ نماز تہجد سے بہتر کوئی عمل نہ پایا۔ اصبح نے دریافت کیا کہ سلوک کیسا رہا تو سلمہ نے کہا کہ بہت آسان پایا مگر بھروسے پر نہ رہے۔"

حضرت عباس کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حالات پوچھنا

احمد نے زہد میں اور ابن سعد نے طبقات میں حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا اُنھوں نے فرمایا کہ:۔

"میرے رفیق حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو ایک سال تک میں دعا کرتا رہا کہ مجھے خواب میں آپ کی زیارت ہو جائے۔ بالآخر ایک سال کے بعد زیارت ہوئی تو دیکھا کہ آپ اپنی پیشانی مبارک سے پسینہ صاف کر رہے ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ کے پروردگار نے آپ سے کیا سلوک کیا تو آپ نے فرمایا کہ حساب و کتاب سے ابھی فراغت ملی ہے اور اگر میرا پروردگار رؤف و رحیم نہ ہوتا تو میری توہین ہو جاتی۔"

حضرت عمر کا محل سے نکلنا

ابن سعد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ اُنھوں نے فرمایا کہ:۔

"میں بہت شوق رکھتا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خواب میں ملاقات ہو جائے تو میں آپ سے حالات دریافت کروں۔ ایک دن خواب میں مَیں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے۔ ابھی میں پوچھ ہی رہا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں سے نکلے آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے غسل کر کے آئے ہیں میں نے پوچھا آپ کے رب نے آپ سے کیا سلوک کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر میرا رب مغفرت فرمانے والا اور نہایت مہربان نہ ہوتا تو میری توہین ہو جاتی بارہ سال تک تم سے علیحٰدہ ہوئے ہو گئے ہیں اور آج حساب و کتاب سے فراغت حاصل ہوئی ہے۔"

مطرف کا حضرت عثمان بن عفان کو خواب میں دیکھنا

ابن عساکر نے مطرف سے روایت کیا کہ اُنھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور پوچھا:۔

"اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے ربّ نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ پھر اُنھوں نے پوچھا کہ کون سا دین بہتر ہے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بہتر دین، دینِ قیم ہے۔"

حضرت عمر بن عبدالعزیز اور جنّت عدن

ابن ابی الدنیا نے محمد بن نضر حارثی سے روایت کیا کہ :۔

"حضرت مسلمہ بن عبدالملک نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خواب میں دیکھ کر پوچھا اے امیر المؤمنین! میں شوق رکھتا ہوں کہ کسی طرح مجھے معلوم ہو کہ آپ کے ساتھ بعد از وفات آپ کے پروردگار نے کیسا سلوک کیا تو آپ نے فرمایا اے مسلمہ! مجھے ابھی ابھی حساب و کتاب سے فراغت حاصل ہوئی ہے۔ مسلمہ نے دریافت کیا اب آپ کہاں ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ میں جنتِ عدن میں دیگر ہدایت کے اماموں کی رفاقت میں ہوں۔"

مسلمانوں کے باہم لڑائی کے مراتب

ابن ابی الدنیا اور ابن ابی شیبہ نے محمد بن سیرین سے نقل کیا اُنہوں نے کہا کہ :۔

"میں نے افلح کو بعد از وفات خواب میں دیکھا۔ یہ جنگ حرہ میں شہادت پا چکے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ شہید نہیں ہوئے اُنہوں نے کہا ہاں شہید نہیں ہوئے تو پھر اُنہوں نے کہا بتایئے رب تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ میں نے کہا کہ شہداء آپ ہی کے زمرے میں ہیں تو اُنہوں نے کہا نہیں کیونکہ جب مسلمان باہم لڑتے ہیں اور ان میں کوئی قتل ہو جاتا ہے تو وہ شہید نہیں بلکہ ندماء ہیں۔"

خارجیوں کا عقبیٰ میں حشر

ابن سعد نے ابومیسرہ عمرو بن شرجبیل سے روایت کیا اُنھوں نے کہا کہ:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنّت میں داخل ہو رہا ہوں وہاں کچھ قبے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کے قبے ہیں تو جواب ملا کہ یہ ذی کلاع اور حوشب کے قبے ہیں۔ یہ دونوں شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رفقاء میں تھے اور قتل ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا حضرت عمّار رضی اللہ عنہ اور اُن کے رفقاء کہاں ہیں تو جواب ملا کہ وہ بھی تمھارے سامنے ہیں۔ میں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ اُنھوں نے ایک دوسرے کو موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے تو جواب ملا کہ بارگاہِ الٰہی میں آئے تو اُسے نہایت بخشش کرنے والا مہربان پایا۔ میں نے دریافت کیا خارجیوں کا کیا ہُوا تو جواب ملا کہ اُنھوں نے غم و حزن پایا۔"

بعد از وفات حقیقی زندگی کا حصول

ابن ابی الدنیا نے "کتاب المنامات" میں ابوبکر خیاط سے نقل کیا کہ:

"ایک شب قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ میں قبرستان میں ہوں اور اہلِ قبور اپنی قبروں سے نکل کر قبروں کے اُوپر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے سامنے پھول ہیں پھر میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ان کے مابین آتے جاتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ کی وفات نہیں ہوئی تو

اُنھوں نے یہ شعر پڑھا۔

موت التقیٰ حیوٰۃ لا نفاد لھا
قد مات قوم وھم فی الناس احیاءٌ

ترجمہ:۔ تقویٰ کی موت ایسی زندگی ہے جسے فنا نہیں۔ کچھ لوگ اگرچہ مر چکے ہیں لیکن حقیقت میں وہ حیات ہیں۔"

قبر کے حالات کا علم خدا اور مردہ کے مابین ہونا

ابن ابی الدنیا نے سلمہ بصری سے روایت کیا اُنھوں نے کہا کہ:۔
"میں نے ایک عابد جس کا نام بزیع بن مسور ہے ایک رات کو خواب میں دیکھا۔ آپ اللہ اللہ بہت کیا کرتے تھے اور موت کی یاد نے بھی انھیں اپنا بنایا ہوا تھا۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ کو کونسا مقام حاصل ہوا تو اُنھوں ایک شعر پڑھ کر جواب دیا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "قبر کا حال مردہ اور اس کا پروردگار ہی جانتا ہے۔"

سوچ سے بہتر پھل پانا

ابن ابی الدنیا نے بشیر بن مفضل سے روایت کیا کہ اُنھوں نے کہا کہ:۔
"میں نے دوران خواب بشیر بن منصور کو دیکھا اور پوچھا اے ابو محمد! تمھارے رب نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا تو اُنھوں نے جواب دیا کہ میں جو سوچتا تھا معاملہ اُس سے بہتر پایا۔"

حضرت داؤد طائی کا عقبیٰ کے حالات بیان کرنا

ابن ابی الدنیا نے حفص موہبی سے روایت کیا کہ اُنھوں نے کہا کہ:۔

"میں نے خواب میں حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا تو پوچھا کہ اے ابو سلیمان تم نے آخرت کی بھلائی کو کیسے پایا تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے اپنے رب کو بہت مہربان پایا۔ پھر میں نے پوچھا کہ تمھارے ساتھ تمھارے ربّ نے کیا سلوک کیا تو اُنہوں نے کہا کہ میرے ربّ نے میرے ساتھ نیک سلوک کیا۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ سفیان بن سعید کے بارے میں کچھ جانتے ہیں کیونکہ وہ خیر اور اہلِ خیر کو بہت پسند کیا کرتے تھے۔ تو اُنہوں نے کہا کہ ان کی خیر پسندی نے انھیں ارفع و اعلیٰ مقام پر پہنچا دیا۔"

ادنیٰ نیکی بھی ضائع نہیں جاتی

ابن ابی الدنیا نے ضمرہ سے روایت کیا کہ اُنہوں نے کہا کہ:۔
"میری پھوپھی سے دورانِ خواب میری ملاقات ہوئی تو میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ کس حال میں ہیں۔ تو پھوپھی نے جواب دیا کہ میں خیریت سے ہوں اور مجھے میرے اعمال کا خوب بدلہ حاصل ہوا یہاں تک کہ مجھے مالیدہ کا ثواب بھی ملا جو میں نے ایک دن ایک مفلس کو کھلایا تھا۔"

رضائے الٰہی کے ثمرات

ابن ابی الدنیا نے عبد الملک لیثی سے روایت کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ:۔
"میں نے عبد القیس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ تم نے کیا پایا تو اُنہوں نے کہا کہ میں نے بھلائی حاصل کی۔ میں نے پوچھا کہ سب سے بہتر کون سا

عمل پایا تو وہ بولے کہ سب سے بہتر عمل وہ تھا جو صرف اللہ کی رضا کے لیے کیا گیا۔"

ابو عبداللہ الہجری کے چچا کا بیان

ابن ابی الدنیا نے ابو عبداللہ الہجری سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ:۔
" میں نے اپنے چچا کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے تھے کہ دنیا دھوکہ ہے اور آخرت جہانوں کے لیے سرور ہے اور یقین سب اشیاء سے بہتر ہے اور مسلمانوں سے بھلائی کرنا بہت اچھی بات ہے۔ کسی نیکی کو حقیر تصوّر نہ کرو، جب کوئی نیک کام کرو تو یہی خیال کرو کہ حق ادا نہ ہُوا۔"

حُورانِ جنّت کی ہمراہی

ابن ابی الدنیا نے اصمعی سے روایت کیا کہ اُنھوں نے کہا کہ:۔
" میں نے ایک بصری بزرگ کو دیکھا کہ وہ یونس بن عبید کے رفقاء میں سے تھے۔ وہ وفات پا چکے تھے۔ میں نے خواب میں ان سے پوچھا آپ کہاں سے آرہے ہیں تو کہا کہ میں یونس طیب سے ملاقات کر کے آرہا ہوں میں نے کہا یونس طیب کون ہیں اُنھوں نے کہا وہ فقید البیت ہیں۔ میں نے کہا کیا وہ ابن عابد ہیں۔ اُنھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا انہیں کیا مقام حاصل ہُوا۔ اُنھوں نے کہا وہ بہشتی حوروں کے ہمراہ ہیں۔"

ایک درہم کی ادائیگی کی خبر دینا

اُبن اُبی الدنیا نے میمون کردی سے روایت کیا کہ:۔

"میں نے عروہ بن بزاز کو خواب میں دیکھا تو فرمانے لگے کہ فلاں ماشکی کا میرے اُوپر ایک درہم ہے اور وہ درہم گھر کے فلاں طاق میں رکھا ہُوا ہے اسے دے دو۔ صبح اُٹھ کر میں نے ماشکی سے پوچھا کہ کیا تم نے عروہ سے کچھ لینا ہے تو اُس نے کہا کہ ہاں ایک درہم اس کی طرف میرا ہے۔ پھر وہ درہم میں نے عروہ کے گھر سے لا کر ماشکی کو دیا۔"

کلمہ بکثرت پڑھنے کا ثمرہ

ابن ابی الدنیا نے ایک شخص سے روایت کیا، اُس نے کہا کہ:۔

"میں نے سوید بن عمرو کلبی کو خواب میں دیکھا۔ اُسے بہت اچھی حالت میں پایا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو اُنھوں نے کہا کہ میں کلمہ بکثرت پڑھا کرتا تھا تم بھی بکثرت پڑھا کرو۔ پھر کہا کہ داؤد طائی اور محمد بن نصر حارثی اپنے معاملات میں کامیاب ہوئے۔"

ضحاک بن عثمان کا بیان بعد از وفات

ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن منذر حرانی سے روایت کیا کہ اُنھوں نے کہا کہ:۔

"میں نے ضحاک بن عثمان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ تمھارے ساتھ کیا معاملہ ہُوا تو وہ بولے کہ آسمان میں کچھ کنڈے میاں جو کلمہ طیبہ پڑھنے والا تھا وہ ان میں لٹک گیا اور جس نے نہ پڑھا وہ گر گیا۔"

محبت الٰہی کے ثمرات

ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبدالرحمٰن مخزومی سے روایت کیا اُنھوں نے کہا کہ:۔

"ایک شخص نے ابن عائشہ تیمی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ تیرے ربّ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو اُس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے صدقہ میں میری مغفرت فرما دی۔"

جیسا بیج بوؤ گے ویسا ہی کاٹو گے

ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے ایک قزوینی صالح سے روایت کیا کہ:۔

"ایک دن رات کی چاندنی میں عبادتِ الٰہی کے لیے مسجد میں گیا۔ نماز پڑھ کر دعا مانگ کر میں اچانک سو گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جماعت جو انسانوں کی نہ تھی اپنے ہاتھوں میں طباق لیے ہے اور ہر طباق میں برف کی طرح کی سفید چپاتیاں ہیں اور ہر چپاتی پر مکھن رکھا ہوا ہے وہ مجھ سے بولے کہ کھاؤ۔ میں نے کہا کہ میرا ارادہ تو روزہ رکھنے کا ہے اُنھوں نے کہا اس گھر والے کا حکم ہے کہ تم یہ کھاؤ۔ چنانچہ میں نے کھا لیں پھر میں نے وہ موتی اُٹھانا چاہا تو مجھ سے کہا گیا کہ اسے ہم بو دیں گے تاکہ اس سے بہتر موتی تمھارے لیے نکل آئیں۔ میں نے کہا اس کا درخت کہاں لگاؤ گے اُنھوں نے کہا ایسے گھر میں لگائیں گے جو کبھی بھی ویران نہ ہو گا اور جس کا پھل کبھی خراب نہ ہو گا۔ غرض کہ اُنھوں نے کہا کہ ہم اسے جنّت میں لگا دیں گے۔ راوی کا کہنا ہے کہ دو جمعوں کے بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ سدی کا کہنا ہے کہ اس کے انتقال کے بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا وہ کہہ رہا تھا کہ کیا تم اس درخت سے تعجب نہیں کرتے جو میں نے لگایا تھا اَب اس میں ناقابلِ بیان پھل لگ رہے ہیں۔"

سب سے بہتر عمل کی کسوٹی

ابن ابی الدنیا نے اسماعیل بن عبداللہ بن میمون سے روایت کیا کہ:۔
"میں نے علی بن محمد بن عمران کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ کونسا عمل بہتر پایا تو اُنھوں نے فرمایا کہ "معرفت" مَیں نے پھر دریافت کیا کہ آپ کا ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو کہتا ہے حدثنا یا اخبرنا تو آپ نے فرمایا کہ میں فخر کو بُرا خیال کرتا ہوں۔"

سب سے بہتر عمل "صحبت صالحین"

ابن ابی الدنیا نے مالک بن دینار کے رفقاء سے روایت کیا کہ:۔
"اُنھوں نے حضرت مالک بن دینار کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو وہ بولے کہ میرے ربّ نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ ہم نے عمل صالح، صحابہ، سلف صالحین اور صحبت صالحین سے بہتر کسی چیز کو نہ پایا۔"

اہل بدعت سے بچنے کی وصیّت

ابن ابی الدنیا نے عبدالوہاب بن یزید کندی سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ:۔
"میں نے خواب میں ابو عمر ضریر کو دیکھا تو پوچھا کہ تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا گیا تو اُنھوں نے فرمایا میرے ربّ نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور مجھے بخش دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ سب سے اچھی چیز کونسی پائی تو اُنھوں نے کہا سنت اور علم جس کو تم نے اپنایا ہوا ہے۔ میں نے

نے پوچھا کہ اعمال میں کس عمل کو بہتر پایا تو اُنھوں نے کہا کہ اسماد سے بچو۔ میں نے کہا کہ اس کا کیا مطلب تو اُنھوں نے کہا قدریہ، معتزلہ، مرجیہ اور پھر اُنھوں نے اہلِ بدعت کے ناموں کو شمار کیا۔"

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بغض کا انجام

ابن ابی الدنیا نے ابوبکر صیرفی سے روایت کیا کہ:۔

"ایک شخص جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا لقمۂ اجل ہو گیا اور فرقۂ جہمیہ کا عقیدہ رکھتا تھا اُسے ایک شخص نے اس حال میں دیکھا کہ مادر زاد برہنہ ہے اور سر پر ایک چیتھڑا ہے اور ایک چیتھڑا شرمگاہ پر ہے اُس نے پوچھا کہ تیرے ربّ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو اس نے کہا کہ میرے رب نے مجھے بکر قیس اور فرعون بن اعد کی ہمراہی میں کر دیا۔ یہ دونوں نصرانی تھے۔"

صحابہ کرام سے بغض کا انجام

ابن ابی الدنیا نے ایک بزرگ سے روایت کیا کہ اُنھوں نے کہا کہ:۔

"میرا ایک پڑوسی جو صحابہ کرام سے بغض رکھتا تھا مر گیا۔ میں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہے۔ میں نے اُس سے دریافت کیا کہ بھئی یہ کیا معاملہ ہے تو وہ بولا کہ میں نے اصحاب محمد کی شان میں عیب جوئی کی تو اللہ نے مجھے عیب دار کر دیا اور اُس نے اپنی اُس آنکھ پر ہاتھ رکھ لیا۔"

اہل تقویٰ کا انجام

ابن ابی الدنیا نے ابو جعفر مدینی سے روایت کیا اُنھوں نے فرمایا کہ:۔
"میں نے محمود بن حمید کو خواب میں دیکھا۔ وہ اہلِ تقویٰ میں سے تھے۔ وہ دو سبز کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ بعد از وصال تیرے ربّ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو اُنھوں نے میری طرف دیکھ کر فرمایا ؎

نعم المتقون فی الخلد حقّا
بجوار نواهدا بكار

ترجمہ:۔ "اہل تقویٰ بہشت میں ناہیدہ پستان باکرہ عورتوں کے پاس بہت ہی اچھے ہیں اور یہ بات بالکل سچی ہے"
ابو جعفر کا بیان ہے کہ واللہ یہ شعر میں نے اس سے پہلے کسی سے نہ سنا تھا"

نیک اعمال کا انجام

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے "شعب" میں مطرف بن عبداللہ سے روایت کیا اُنھوں نے کہا کہ:۔
" میں نے قبرستان میں ایک قبر کے قریب جلدی جلدی دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر مجھے اُونگھ آگئی تو میں نے دیکھا کہ قبر والا مجھ سے گویا ہوا کہ تم نے نماز تو پڑھی مگر بہتر طور پر نہ پڑھی۔ میں نے کہا کہ آپ نے بالکل سچ کہا میں نے ایسی ہی نماز پڑھی تو اُنھوں نے فرمایا کہ تم لوگ عمل کرتے ہو مگر جانتے نہیں اور ہم جانتے ہیں مگر عمل نہیں کر سکتے۔ پھر کہا کہ کاش

کہ یہ دو رکعت تمہارے بجائے میں پڑھتا تو یہ میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہاں کون لوگ دفن ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ سب لوگ مسلمان ہیں اور سب کو خیر ملی ہے میں نے کہا کہ ان میں سب سے افضل کون ہے تو اُنہوں نے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی الٰہی! ان کو تو میرے لیے نکال دے تاکہ میں ان سے گفتگو کر سکوں۔ تو قبر سے ایک نوجوان نکلا۔ میں نے اُس سے کہا کہ تم نے یہ مقام کس طرح حاصل کیا تو وہ بولا کہ حج و عمرہ کی بکثرت، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے اور نیک اعمال سے۔ میں مصائب میں اُلجھ گیا مگر مجھے صبر کی توفیق دی گئی اور اس طرح یہ مقام حاصل ہُوا۔"

مطرف کا فوقیت حاصل کرنا

ابن ابی الدنیا نے ایاس بن دغفل سے روایت کیا کہ:

"میں نے ابو العلاء یزید بن عبداللہ کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ لقمۂ اَجل کیسا پایا تو کہنے لگے کہ کڑوا۔ میں نے دریافت کیا کہ بعد از وصال تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ تو کہا کہ میرے رب کی مہربانی سے مجھے خوشبو اور پھول اور رضا سب کچھ ملا۔ میں نے دریافت کیا کہ تمہارے بھائی مطرف کا کیا ہُوا تو کہا کہ وہ اپنے یقین کے سبب مجھ پر فوقیت حاصل کر گئے۔"

بعد از تدفین دعا کا ثمرہ

ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے روایت کیا کہ:

"ایک شخص نے اپنے بھائی کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ جب تمھیں قبر میں دفن کر دیا گیا تو پھر کیا ہوا۔ اُس نے کہا کہ ایک شخص آگ کا کوڑا لے کر میری طرف بھاگا۔ اگر دعا کرنے والے میرے لیے دُعا نہ کرتے تو وہ مجھے آگ کے کوڑے سے ہلاک کر دیتا۔"

صفوان بن سلیم کا عقبیٰ کے حالات بیان کرنا

ابن ابی الدنیا نے منکدر بن محمد بن منکدر سے روایت کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ:۔

"ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہو رہا ہوں۔ ایک روضہ پر لوگوں کا جمگھٹ لگا ہوا ہے۔ وہ ایک آدمی ہے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے تو پتہ چلا کہ یہ ایک شخص ہے عقبیٰ سے ہو کر آیا ہے اور لوگوں کو اُن کے مردوں کے حالات بتا رہا ہے۔ اَب میں نے بغور دیکھا تو وہ شخص صفوان بن سلیم تھا۔ لوگ اس سے سوالات کر رہے تھے اور وہ جواب دے رہا تھا۔ پھر اُنہوں نے پوچھا کہ یہاں محمد بن منصور کے حالات پوچھنے والا کوئی نہیں۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں ان کے بیٹے موجود ہیں۔ لوگوں نے مجھے راستہ دیا میں قریب ہوا اور پوچھا تو اُنہوں نے کہا بیٹا اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت اونچا مقام دیا اور جنت عطا فرما دی ہے اور اب ان پر موت وارد نہیں ہو گی۔"

حضرت سفیان ثوری کی زیارت کا راز

ابن ابی الدنیا نے ابو کریمہ سے روایت کیا اُنہوں نے کہا کہ:۔

"ایک شخص ان کے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو آج جنّت میں داخل ہوتے دیکھا ہے جب میں جنّت میں پہنچا تو اس میں ایک جگہ روضہ تھا جس میں ایوب، یونس، ابن عوف اور تیمی تھے میں نے کہا سفیان ثوری کہاں ہیں تو اُنھوں نے کہا کہ ہم ان کا دیدار اس طرح کرتے ہیں کہ گویا ہم ستارہ کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔"

سدرۃ المنتہیٰ تک رسائی

ابن ابی الدنیا نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا کہ اُنھوں نے کہا کہ:۔

"میں نے محمد بن واسع کو جنّت میں دیکھا اور محمد بن سیرین کو بھی تو دریافت کیا کہ حسن بصری کہاں ہیں تو جواب ملا کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہیں۔"

ابو عمرو بصری کی دعا سے مغفرت کا حصول

ابن ابی الدنیا نے یزید بن ہارون سے روایت کیا اُنھوں نے فرمایا کہ:۔

"میں نے محمد بن یزید واسطی کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو اُنھوں نے کہا کہ میرے پروردگار نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے دریافت کہ مغفرت کا سبب کیا بنا تو اُنھوں نے کہا کہ ایک دفعہ ابو عمرو بصری جمعہ کے روز ہمارے پاس بیٹھے اور دعا کی تو ہم نے آمین کہا۔ بس اسی دعا کی وجہ سے مغفرت ہو گئی۔"

ربّ نے اپنا وعدہ پورا فرما دیا

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں محمد بن سالم سے روایت کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ:

"میں نے قاضی یحییٰ بن اکثم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو اُنھوں نے کہا کہ میرے رب نے مجھے اپنے سامنے بلا کر ڈانٹتے ہوئے کہا کہ اے بُرے عمل والے بڈھے اگر تیری ڈاڑھی سفید نہ ہوتی تو میں تجھے آگ میں جلاتا بس پھر کیا تھا میرا وہی حال ہوا جو ایک غلام بے دام کا اپنے مالک کے سامنے ہوتا ہے۔ میں بیہوش ہو گیا تو پھر مجھے اسی طرح خطاب کیا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے عرض کیا اے میرے پروردگار تیرا فرمان جو مجھ تک پہنچا ہے اس میں تو ایسا نہیں ہے ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ وہ فرمان کیا ہے۔ میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ مجھ سے عبدالرزاق بن ہمام نے بیان کیا اُنھوں نے معمر بن راشد سے، اُنھوں نے ابن شہاب زہری سے، اُنھوں نے انس بن مالک سے اُنھوں نے تیرے نبی سے، اُنھوں نے جبریل سے، اُنھوں نے تجھ سے کہ تو نے فرمایا کہ جو شخص حالت اسلام میں بوڑھا ہو جائے میں اُسے عذاب میں مبتلا نہ کروں گا۔ تو ارشاد باری تعالیٰ ہوا عبدالرزاق نے سچ کہا، زہری نے سچ کہا، انس نے سچ کہا میرے نبی نے سچ کہا، جبریل نے سچ کہا میں نے ہی یہ وعدہ کیا ہے۔ اے فرشتو! میرے اس بندے کو بہشت کی طرف لے جاؤ۔"

احمد بن حنبل کا قرآن کو مخلوق نہ کہنے کا صلہ

ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ابوبکر فزاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا اُنھوں نے کہا کہ :۔

”امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے برادر حقیقی میں سے کسی نے انھیں خواب میں دیکھ کر حال دریافت کیا تو اُنھوں نے فرمایا کہ اللہ ربّ العزت تبارک وتعالیٰ نے مجھے اپنے دربار میں بلا کر کھڑا کر کے فرمایا اے احمد! تو نے کوڑے کھائے اور صبر کا دامن نہ چھوڑا اور یہی کہتا رہا کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا قرآن مخلوق نہیں۔ مجھے اپنی عزت کی قسم میں اس کے عوض میں محشر تک تجھے اپنا کلام سناتا رہوں گا۔ تو اَب میں بلا ناغہ اپنے پروردگار کا کلام سنتا ہوں“

منصور بن عمار کا فرشتوں کے سامنے ثناءِ الٰہی کرنا

ابن عساکر نے محمد بن مفضل سے روایت کیا اُنھوں نے فرمایا کہ :۔

”میں نے منصور بن عمار کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ تیرے ربّ نے بعد از وصال تیرے ساتھ کیسا سلوک کیا تو اُنھوں نے کہا کہ میرے ربّ نے مجھے اپنے حضور کھڑا کیا اور فرمایا کہ تو نے بیشک عمل بد کیے لیکن چونکہ تو اپنے دل میں میری محبت رکھتا تھا اس لیے میں نے تجھے بخش دیا اُب تو کھڑا ہو کر ملائکہ کی جماعت میں میری ثناء بیان کر۔ چنانچہ میرے لیے کرسی رکھی گئی اور میں نے فرشتوں کے جھرمٹ میں ثناءِ الٰہی بیان کی“

ہر روز زیارت الٰہی کا شرف حاصل ہونا

ابن عساکر نے محمد بن عوف سے روایت کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ:۔
"میں نے محمد بن حمصی کو خواب میں دیکھا تو حالات دریافت کیے اُنہوں نے کہا اللہ کا فضل ہے کہ میں دن میں ایک یا دو دفعہ اپنے رب کی زیارت سے مشرف ہوتا ہوں۔ میں نے کہا کہ ابو عبداللہ تم نے دنیا میں سنت کو اپنایا اور عقبیٰ میں بھی سنت کا دامن ترک نہیں کیا تو آپ مسکرانے لگے۔"

ابوالحسن شعرانی کی روایت

ابن عساکر نے ابوالحسن شعرانی سے روایت کیا کہ:۔
"میں نے منصور بن عمار کو اُن کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ منصور تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو اُنہوں نے کہا کہ اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کیا تم ہی منصور بن عمار ہو۔ میں نے کہا ہاں اے میرے رب! پھر پوچھا کیا تم ہی تھے جو لوگوں کو عقبیٰ کی محبت اور زہد کی طرف رغبت دلاتے تھے۔ میں نے عرض کیا الٰہی ایسا ہی تھا اور جب بھی میں کسی مجلس میں بیٹھتا تو اس کو تیرے ذکر سے ابتدا کرتا پھر تیرے نبی پر درود بھیجتا پھر تیرے بندوں کو نصیحت کرتا۔ فرمان الٰہی ہوا کہ میرے بندے نے سچ کہا اس لیے آسمان میں کرسی بچھاؤ تاکہ جس طرح یہ دنیا میں میری بڑائی بیان کرتا تھا اسی طرح آسمان پر بھی بیان کرے۔"

کسی کے صدقہ میں مغفرت کا حصول

ابنِ عساکر نے سلم بن منصور بن عمار سے روایت کیا اُنھوں نے فرمایا کہ:۔

” میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھ کر حالات دریافت کیے اُنھوں نے کہا کہ میرے پروردگار نے مجھے قریب بُلا کر فرمایا اے بدعمل بوڑھے میں تجھے معاف کرتا ہوں مگر تجھے علم ہے کہ میں تجھے کیوں معاف کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا الٰہی میں نہیں جانتا تو تو ارشاد باری تعالیٰ ہُوا کہ ہر روز تو نے لوگوں کو جمع کر کے میرا ذکر کیا تو وہ روئے اور ان میں ایک ایسا شخص بھی رویا جو میرے خوف سے آج کے علاوہ کبھی نہ رویا تھا میں نے اُس کی مغفرت فرما دی اور اس کے صدقہ میں تمام اہل مجلس کی مغفرت فرما دی “

علمِ دین کا آخرت میں ثمرہ

ابن عساکر نے سلمٰی بن عفان سے روایت کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ:۔
” میں نے بعد از وفات وکیع کو خواب میں دیکھ کر حال دریافت کیا کہ تیرے رَبّ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ میرے ربّ نے مجھے جنت میں داخل کر دیا۔ دریافت کیا کیونکر ایسا ہُوا تو جواب ملا علمِ دین کی وجہ سے جنّت میں داخل ہُوا۔“

احادیث کی وجہ سے ثمرات کا حصول

ابن عساکر نے ابو یحییٰ مستملی سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ:۔

"میں نے اپنے والد ہمام کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ ان کے سر سے قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں تو پوچھا کہ اے ابو ہمام! یہ قندیلیں تم نے کس طرح حاصل کیں تو ہمام نے کہا کہ یہ قندیل حدیث حوض کے سبب ملی اور یہ حدیث شفاعت کے سبب اور یہ فلاں حدیث کے سبب، اسی طرح کچھ اور احادیث کو شمار کیا۔"

حضرت سفیان ثوری کا وصیّت کرنا

ابن عساکر نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا کہ:۔

"میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد از وصال خواب میں دیکھا تو کہا مجھے کچھ وصیّت فرمایئے، آپ نے فرمایا کہ لوگوں سے میل جول کم کردو۔ میں نے کہا کچھ اور فرمایئے تو فرمایا کہ جب آؤ گے تو خود بخود علم ہو جائے گا۔"

پیر کا دن نجات کا دن

ابن عساکر نے ابوالربیع الزہرانی سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا کہ:۔

"میرے ایک ہمسائے نے بتایا کہ میں نے آج خواب میں ابن عون کو دیکھا تو دریافت کیا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو فرمایا پیر کا سورج غروب ہونے کے وقت میرا اعمال نامہ میرے سامنے پیش کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرماکر میری بخشش کردی۔ آپ کی وفات پیر کے دن ہوئی تھی۔"

اعمال کا سنہری پانی سے لکھا جانا

ابن عساکر نے ابو عمرو خفاف سے روایت کیا کہ اُنھوں نے فرمایا کہ:۔

"میں نے خواب میں محمد بن یحییٰ ذہلی کو دیکھ کر حالات دریافت کرتے ہوئے کہا کہ بعد از وصال تیرے ربّ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو اُس نے کہا کہ میرے ربّ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے اعمال کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ اعمال کو سنہری پانی سے تحریر کر کے علیین میں اُٹھالیا گیا۔"

ہر دن دعوت کے اجتماع میں

ابن عساکر نے اُستاذ ابن ابی الولید سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:۔

"میں نے ابو العباس اصم کو خواب میں دیکھ کر دریافت فرمایا کہ تیرے ربّ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا، تو اُنہوں نے فرمایا کہ میں ابو یعقوب بویطی اور ربیع بن سلیمان اور ابو عبداللہ شافعی کا ہمسایہ ہوں ہم ہر دن دعوت میں اکٹھے ہوتے ہیں۔"

معصیّت کو مٹانے والا نسخہ

ابن عساکر نے سہیل سے روایت کیا اُنھوں نے فرمایا کہ:۔

"میں نے بعد از وصال مالک بن دینار کو دیکھا تو دریافت کیا کہ آپ بارگاہِ خداوندی میں کیا کچھ لے کر پہنچے، بولے کہ میں بہت زیادہ معصیت کے ساتھ گیا لیکن میرے خدا کے ساتھ حسنِ ظن نے انھیں مٹا دیا۔"

بہشتیوں کا جراح بن عبداللہ کا استقبال کرنا

ابن عساکر نے یمن کی ایک مستور سے روایت کیا، اُس نے بیان کیا کہ:۔

"میں نے رجاء بن حیواۃ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کیا آپ فوت نہیں ہوئے ہیں، وہ بولے کیوں نہیں لیکن بہشتیوں سے کہا گیا کہ جراح بن عبداللہ کا استقبال کریں۔ چنانچہ اس دن کو یاد رکھا گیا چند دن بعد جراح بن عبداللہ کے آذربائیجان میں شہید ہونے کی اطلاع ملی۔

جراح کا اپنے رفقاء کے ساتھ جنّت میں داخلہ

ابن عساکر نے عتبہ بن حکیم سے روایت کیا، اُنہوں نے بیت المقدس کی ایک مستور سے روایت کیا، کہ اُنہوں نے کہا کہ:۔

"رجاء بن حیواۃ ہمارے جلیس تھے اور بہت خوب آدمی تھے ان کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا گیا اور حال پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ خیریت سے ہوں البتہ ایک دفعہ ہم نے بہت سی بھیانک آواز سُنی اور شور و غل سُنا تو اُنھوں نے خیال کیا محشر برپا ہو گیا۔ پھر پتہ چلا کہ یہ شور و غل اس لیے ہے کہ جراح اور اُن کے رفقاء اپنے سامان کے ساتھ بوجھ اُٹھائے ہوئے بہشت میں داخل ہو رہے ہیں:"

نعرہ بلند کرنے کا ثمرہ اور تہمت لگانے کی سزا

ابن عساکر نے اصمعی سے روایت کیا، اُنھوں پھر اپنے والد سے روایت کیا

کہ اُنہوں نے فرمایا کہ :۔

"ایک شخص نے خواب میں جرحصفی کو دیکھا اور دریافت کیا کہ بتاؤ تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا تو وہ بولے کہ میرے پروردگار نے میری بخشش فرمادی اس نعرۂ تکبیر کے عوض جو میں نے فلاں جگہ پر لگایا تھا تو میں نے دریافت کیا کہ تمہارا رفیق فرزوق کہاں گیا تو انھوں نے کہا کہ افسوس پاک دامن مستورات پر تہمت لگانے کی وجہ سے وہ ہلاکت میں مبتلا ہو گیا"

اہلِ بیت کی مدح سرائی کا صلہ

ابن عساکر نے ثور بن یزید شامی سے روایت کیا، اُنہوں نے کہا کہ :۔

"میں نے کمیت ابن یزید کو خواب میں دیکھا تو پوچھا بتاؤ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو اُنہوں نے فرمایا میرے رب نے میری مغفرت فرمادی اور میرے لیے ایک کرسی بچھائی گئی اور حکم ہوا کہ غزل سناؤ چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا جب میں اس مقام پر پہنچا کہ" اے لوگوں کے پروردگار مجھ پر رحم فرما اور مجھے زندگی کے شراب صافی کے دھوکے سے بچا جس طرح دیگر لوگ اس دھوکے میں پھنس گئے تو ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ کمیت نے سچ کہا جس طرح دیگر لوگ دھوکے میں پڑ گئے کمیت بچا رہا۔ اے کمیت میں نے تیری مغفرت فرما دی کیونکہ تو نے میری مخلوق کے بہترین لوگوں سے محبت کی جس نے تیرے ان اشعار کو پڑھا تو جو تو نے اہلِ بیت کی شان میں کہے ہیں اس کے ہر شعر کے عوض ایک رتبہ دوں گا جو قیامت تک بلند ہوتا رہے گا"

اللہ کی حمد بیان کرنے کا صلہ

ابن عساکر نے ابو اشعشاء مصری سے روایت کیا کہ:۔
"میں نے ابو بکر ناجی کو ان کے قتل ہونے کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا کہ بہت ہی بہتر صورت میں ہیں تو میں نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو انہوں نے اشعار میں جواب دیا جس کا مفہوم یہ ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے ہمیشہ کی عزت عطا فرمائی اور قریبی مدد کا وعدہ فرمایا، مجھے قربت و نزدیکی عطا فرمائی اور فرمایا کہ میرے ہمسائے بن کر رہو۔"

حضرت سفیان ثوری بارگاہِ ربوبیت میں

ابن عساکر نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کیا، کہ انہوں نے کہا کہ:۔
"میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ آپ کے پروردگار نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا، تو آپ نے فرمایا کہ قبر میں داخل ہوتے ہی مجھے بارگاہِ ربوبیت میں حاضر کیا گیا تو وہاں میرا بہت ہی آسان حساب لیا گیا اور مجھے جنت کا داخلہ مل گیا۔ میں جنت کے پھولوں اور باغوں میں نہایت ہی پُرسکون ماحول میں تھا کہ اچانک آواز آئی اے سفیان بن سعید کیا تجھے علم نہیں کہ تو نے خدا کو اپنی جان پر ترجیح دی۔ میں عرض کیا ہاں بخدا ایسا ہی ہوا۔"

نعمتوں پر فخر نہ کرنے کا صلہ

ابن عساکر نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا، اُنہوں نے فرمایا کہ:

"میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن کے وصال کے بعد خواب میں دیکھ کر حال دریافت کیا کہ آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ میرے ربّ نے مجھے بخش دیا اور مجھے تاج پہنایا اور میری شادی کر دی اور فرمایا کہ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ جو تم کو میں نے نعمتیں دیں تم نے ان پر فخر و تکبر نہ کیا۔"

موتیوں کی بارش

ابن عساکر نے ربیع بن سلیمان سے روایت کیا، اُنہوں نے کہا کہ:

"میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھ کر حال دریافت کرتے ہوئے کہا کہ بتلایئے کہ آپ کے ربّ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے سونے کی کرسی پر بٹھا کر موتیوں کی بارش کر دی۔"

ناجی فرقہ

ابن عساکر نے اسمٰعیل بن ابراہیم فقیہ سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:

"میں نے حافظ ابو احمد حاکم کو خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ آپ کے

نزدیک ناجی فرقہ کون سا ہے تو اُنہوں نے فرمایا کہ ناجی فرقہ اہلسنت ہے۔"

جہاد کرنے کا صلہ

ابن عساکر نے خثیمہ بن سلیمان سے روایت کیا، اُنہوں نے کہا کہ:۔
"میں نے عاصم طرابلسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا اے ابو علی تمھارا کیا حال ہے تو اُنہوں نے کہا کہ موت کے بعد ہم کنیت نہیں رکھتے، میں نے پوچھا کیا حال ہے کہا جنّت عالیہ اور رحمتِ واسعہ میں ہوں میں نے دریافت کیا کس وجہ سے تو اُنہوں نے کہا سمندر میں بکثرت جہاد کرنے سے۔"

دُکھ کے بعد سُکھ کا مشاہدہ کرنا

ابن عساکر نے مالک بن دینار سے روایت کیا، کہ اُنہوں نے کہا کہ:۔
"مسلم بن یسار کو بعد از وفات خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ لقمہ اجل کے حصول کے بعد کیا حال ہُوا تو جواب دیا کہ بعد از وصال شدید زلزلوں اور ہولناکیوں کا سامنا ہُوا، میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کیا دیکھا تو جواب دیا کہ کریم سے کیا توقع ہو سکتی ہے، اس نے ہماری نیکیوں کو قبول کیا اور برائیوں کو درگزر کیا اور جرائم کی مغفرت فرمادی۔"

قربِ نبوی کا حصول

ابن عساکر نے حسن ابن عبدالعزیز ہاشمی عباسی سے روایت کیا، اُنھوں نے

فرمایا کہ :۔

"میں نے ابو جعفر محمد بن جریر کو خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ موت کو کیسا پایا تو اُنھوں نے کہا کہ موت کو بہتر پایا، پھر پوچھا کہ قبر کو کیسا پایا اُنھوں نے کہا بہت بہتر پایا، پھر پوچھا کہ منکر نکیر کو کیسا پایا تو جواب ملا کہ بہت بہتر پایا۔ میں نے کہا اے ابو علی! تیرا ربّ تجھ پر بہت مہربان ہے اس کی بارگاہ میں میرا بھی ذکر کرنا، تو اُنھوں نے فرمایا کہ تم ہم سے کہتے ہو کہ ہم تمھارا ذکر بارگاہِ الٰہی میں کریں حالانکہ ہم خود تمھارے ذریعے بارگاہِ نبوی میں قرب حاصل کرتے ہیں۔"

حدیث شریف پڑھنے کا انعام و اکرام

ابن عساکر نے حبیش بن مبشر سے روایت کیا، اُنھوں نے فرمایا کہ :۔

"میں نے یحییٰ بن معین کو خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ آپ کے رب نے آپ کے ساتھ بعد از وصال کیا سلوک کیا تو اُنھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا قرب عطا کیا اور انعام و اکرام سے نوازا اور تین سو حوروں سے میرا عقد کرادیا اور دو دفعہ مجھے اپنا دیدار کرایا۔ میں نے پوچھا اس کی وجہ کیا ہے تو اُس نے آستین سے حدیث شریف کی کتاب نکال کر دکھائی۔"

ملائکہ کا مجالس کا مشاہدہ کرنا

ابن عساکر نے سلیمان عمری سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ :۔

"میں نے خواب میں ابو جعفر قاری کو خواب میں دیکھا تو اُنھوں نے کہا کہ میرے بھائیوں کو میری جانب سے سلام پہنچادینا اور یہ بھی کہنا کہ مجھے

میرے ربّ تعالیٰ نے مقامِ شہداء عطا فرمایا ہے اور اپنی طرف سے رزق عطا کیا ہے اور ابوحازم کو میری جانب سے سلام کہہ دینا اور کہنا ہوشمندی سے کام کر کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے ملائکہ رات کو تیری مجالس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔"

شب زندہ داری کا ثمرہ

ابن عساکر نے زکریا بن عدی سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:۔
"میں نے ابن مبارک کو بعد از وفات خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ آپ کے ربّ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو فرمایا کہ اُس نے میری شب زندہ داری کی وجہ سے مغفرت فرمادی۔"

سب سے بہتر عمل "جہاد"

ابن عساکر نے محمد بن فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:۔
"میں نے خواب میں ابن مبارک کو دیکھا تو پوچھا کہ کونسا عمل سب سے بہتر پایا تو اُنھوں نے کہا اللہ کے راستے جہاد اور اُس کی تیاری۔"

عُلماء کے درجات کی سربلندی

ابن عساکر نے یزید بن مذکور سے روایت کیا، اُنھوں نے فرمایا کہ:۔
"میں نے اوزاعی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اے ابوعمرو! کوئی ایسا عمل بتائیے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درجہ بلند ہو تو اُنھوں نے فرمایا

یہاں تو علماء کا یا عمرؔ دوں کا درجہ ہی بلند ہے۔"

اِستغفار کی اہمیّت و افادیّت

ابن عساکر نے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:

"میں نے خواب میں اپنے باپ کو دیکھ کر کہا کہ اے میرے والد مجھے بتائیے کہ سب سے بہتر عمل آپ نے کون سا پایا تو آپ نے فرمایا سب سے بہتر عمل میں نے استغفار پایا۔"

سنتِ نبوی سے مغفرت کا حصُول

ابن عساکر نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:
"میں نے خلیفہ متوکل کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بعد از وفات تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ میں نے پوچھا وہ کس وجہ سے تو کہا کہ میں عمل صالح کا ذخیرہ نہ رکھتا تھا۔ البتہ سنت نبوی کی خدمت کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔"

امام حسن بصری اور فرزوق کی باہم گفتگو

ابن عساکر نے حجاج بن یوسف سے روایت کیا کہ، اُنھوں نے کہا کہ:
"میں حسن بصری اور فرزدق کے ساتھ ایک قبر پر گیا تو خواجہ حسن بصری نے کہا اے فرزدق! اس دن کے لیے تم نے کیا کچھ تیار کیا، تو وہ بولا

کہ توحید و رسالت کی گواہی ستّر برس سے تیار رکھی ہے تو حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ خاموش ہو گئے۔ لبطہ بن فرزوق کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے والد کو بعد از وفات دیکھا تو میرے والد کہہ رہے تھے کہ اے میرے بیٹے وہ بات جو میں نے اُس دن حسن سے کہی تھی آج کام آ گئی۔"

دُرود پاک تحریر کرنے کا ثمرہ

ابن عساکر نے عبداللہ بن صالح صوفی سے روایت کیا کہ:۔

"ایک محدث کو کسی نے خواب میں دیکھ کر حال دریافت کیا تو اُنھوں نے کہا کہ اللہ ربُّ العزت تبارک و تعالیٰ نے مجھے بخش دیا وہ اس وجہ سے کہ میں اپنی کتب میں حضور اکرم نبی رحمت رسول معظم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے نام نامی اسم گرامی کے بعد درود پابندی سے لکھا کرتا تھا۔"

مُردہ کا غیب کی خبر دینا

ابن عساکر نے یزید بن معاویہ سے روایت کیا کہ:۔

"ایک زندہ نے ایک مُردہ پڑا ہوا دیکھا تو وہ مُردہ محو گفتگو کہنے لگا کہ لوگوں سے کہہ دینا کہ عامر بن قیس کا چہرہ بروز محشر چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکے گا۔"

عِلم دین کی برکت

ابن عساکر نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:۔

"میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا کہ وہ لمبی ٹوپی سر پر پہنے ہوئے ہیں

تو دریافت کرنے پر بتایا اے میرے بیٹے! یہ میری زینت علم کی زینت کا سبب ہے۔ پھر میں نے پوچھا مالک بن انس کہاں ہیں تو انھوں نے کہا اس سے اُوپر ہیں تو وہ اپنا منہ اُٹھا کر یہ لفظ کہتے رہے یہاں تک کہ ان کی ٹوپی گر گئی۔"

خشنام کا اپنے ماموں کی زیارت کرنا

ابن عساکر نے خشنام نامی شخص جو حضرت بشر حافی کا بھانجا تھا، سے روایت کیا کہ اُنھوں نے فرمایا کہ :۔

"میں نے بعد از وفات اپنے ماموں کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ آپ کے ربّ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا تو اُنھوں نے کہا کہ میرے ربّ تعالیٰ نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور فرمایا اے بشر تو نے مجھ سے حیاء کی اور اس نفس پر ڈرا جو میرے لیے تھا۔"

قاشانی کا بیان بعد از وصال

ابن عساکر نے حسین بن اسمٰعیل محاملی سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ :۔

"میں نے قاشانی کو خواب میں بعد از وفات دیکھ کر دریافت کیا کہ آپ کے پروردگار نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا جواب ملا کہ بہت زیادہ مصیبت کے بعد نجات پائی، میں نے دریافت کیا کہ احمد بن حنبل کس حال میں ہیں کہا کہ اللہ ربّ العزّت تبارک وتعالیٰ نے انھیں بخش دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ بشر حافی کس حال میں ہیں تو اُنھوں نے جواب دیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے انھیں ہر روز دو مرتبہ عزّت کا حصول ہوتا ہے۔"

حضرت بشر حافی کو دیدارِ الٰہی کا حصول

ابن عساکر نے عاصم جہنی سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:
"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کسی جگہ گیا ہوں وہاں میری ملاقات بشر حافی سے ہوئی میں نے پوچھا کہ کہاں سے تشریف لا رہے ہیں۔ اُنھوں نے کہا علیین سے آ رہا ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے احمد بن حنبل کے ساتھ کیا سلوک کیا، تو اُنھوں نے کہا کہ میں احمد بن حنبل اور عبدالوہاب وراق کو ابھی خدا کے حضور چھوڑ کر آیا ہوں، وہ خورد و نوش کر رہے ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں۔ میں دریافت کیا کہ آپ کس حال میں ہیں تو وہ بولے کہ اللہ تعالیٰ کھانے سے میری بے رغبتی سے واقف ہے اُس نے مجھے اپنے دیدار کی نعمت سے سرفراز فرما دیا ہے۔"

حضرت بشر حافی اور معروف کرخی کا موسیٰ کلیم اللہ کی زیارت کرنا

ابن عساکر نے ابو جعفر سقا سے روایت کیا، اُنہوں نے فرمایا کہ:
"مَیں نے حضرت بشر حافی کو بعد از وصال خواب میں دیکھا اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ کہاں سے تشریف لا رہے ہیں، تو اُنھوں نے کہا کہ جنت الفردوس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل کر کے آ رہے ہیں۔"

حضرت بشر حافی سے اُنس رکھنے والوں کی مغفرت ہونا

ابن عساکر نے قاسم بن منبہ سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:

"میں نے بعد از وصال حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو اُنھوں نے کہا کہ میرے ربّ تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم نے فرمایا اے بشر میں نے تمھاری مغفرت فرما دی اور تمھارے جنازے میں جس نے شرکت کی اُس کی بھی مغفرت فرما دی تو میں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا الٰہی! اُن کی بھی مغفرت فرما دے جس نے مجھ سے اُنس رکھا، فرمانِ الٰہی ہوا کہ اُن کی بھی مغفرت فرما دی۔"

اہلِ قبور کو دو حُلّوں کا حصول

ابن عساکر نے احمد دورقی سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:

"میں نے اپنے ایک ہمسائے کو بعد از وفات خواب میں دیکھا کہ وہ دو حُلّے زیبِ تن کیے ہوئے تھے، میں نے اُن سے پوچھا یہ حُلّے کہاں سے دستیاب ہوئے تو اُنہوں نے کہا کہ ہمارے قبرستان میں حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین کی گئی ہے اور اُس کی تدفین کی خوشی میں ہر مُردہ کو دو دو حُلّے پہنائے گئے ہیں۔"

بشر کے نام کو چار چاند لگانا

ابن عساکر نے ایک شخص سے روایت کیا، اُس کا بیان ہے کہ:

"میں نے حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں مشاہدہ کر کے دریافت کیا کہ آپ کے ربّ نے آپ کے ساتھ بعد از وصال کیا سلوک کیا، اُنہوں نے کہا کہ میرے ربّ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی اور فرمایا اے بشر تو نے میری اتنی عبادت نہ کی جتنا کہ میں نے تیرے نام کو بلند کر دیا۔"

عظمت کا چرچا

ابن عساکر نے ایک اور شخص سے روایت کیا کہ :۔
"اُس نے بعد از وصال حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا تیرے ربّ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو اُنھوں نے کہا کہ میرے ربّ نے مجھے بخش دیا اور فرمایا اے بشر! اگر تو دہکتے ہوئے انگاروں پر بھی میرے لیے سجدہ کرتا تب بھی تو میرے احسان کا بدلہ نہ چکا سکتا تھا جو میں نے تیری عظمت کا چرچا لوگوں کے دلوں میں گامزن کر دیا تھا۔"

بعد از وصال امام احمد بن حنبل کا بیان

ابن عساکر نے محمد بن خزیمہ سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ :۔
"جب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وصال فرمایا تو میں بہت غمزدہ ہوا۔ ایک رات اُنھیں خواب میں دیکھا کہ بڑے ناز و انداز سے چل رہے ہیں۔ میں دریافت کیا اے ابو عبداللہ! یہ کیسی چال ہے تو اُنھوں نے کہا کہ یہ خادموں کی جنت میں چال ہے، میں نے دریافت کیا کہ آپ کے ربّ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے ربّ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا، مجھے تاج پہنایا اور سونے کی دو جوتیاں پہنائیں اور فرمایا اے احمد! یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ تو نے قرآن کو مخلوق نہ کہا، پھر ارشادِ باری تعالیٰ ہوا اے احمد! مجھ سے وہ دُعا کیا کرو جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا اے میرے پروردگار

ہر چیز۔ میں بھی اتنا کہنے ہی پایا تھا کہ اُس نے فرمایا ہر چیز تمہارے لیے موجود ہے۔ پھر میں نے کہا کہ ہر چیز تیری قدرت کے سبب۔ اس نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ سے کچھ نہ پوچھنا اور مجھے بخش دینا۔ اُس نے کہا کہ جاؤ ایسا ہی کر دیا۔ پھر فرمایا کہ اے احمد! یہ جنّت ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔ جب میں وہاں داخل ہوا تو وہاں حضرت سفیان ثوری کو موجود پایا۔ ان کے دو پَر تھے جن سے وہ ایک کھجور کے درخت سے دوسرے درخت پر اُڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ سب تعریف اُس معبودِ برحق کے لیے ہے جس نے ہم سے کیے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا اور سرزمین جنت کا ہمیں وارث بنایا۔ جنّت میں جہاں چاہتے ہیں ٹھکانہ بناتے ہیں تو اہل عمل کا اجر بہت ہی بہتر ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ عبدالوہاب وراق کا کیا حال ہے تو اُنھوں نے فرمایا کہ میں انھیں نور کے سمندر میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ بشر حافی کا کیا حال ہے؟ اُنھوں نے کہا کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں ہیں۔ ان کے روبرو ایک خوان ہے اور ربّ تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم کی ان پر توجہ ہے اور فرما رہا ہے کہ اے دنیا میں بھوکے پیاسے رہنے والے اس جہان میں خوب ترخوب خورد و نوش کر اور لطف حاصل کر۔"

الف بن ابی دلف عجلی کا بیان

ابن عساکر نے الف بن اَبی دلف عجلی سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:۔
"میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا کہ وہ سیاہ دیواروں والے

وحشت ناک گھر میں ہیں اور اس گھر کی زمین میں خوف کا اثر ہے، وہ برہنہ ہیں اور سر گھٹنوں میں دیئے ہوئے ہیں۔ مجھ سے دریافت کیا کیا تم الف ہو۔ میں نے کہا کہ ہاں تو انھوں نے یہ شعر پڑھے کہ "میرے اہل خانہ کو خبر کر دو کہ برزخ میں میرا یہ حال ہے ہم سے تمام کاموں کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ اہل خانہ سے کہہ دو کہ میری وحشت پر رحم کرو" پھر مجھ سے کہا کہ سمجھ گئے۔ میں نے کہا ہاں۔ پھر یہ شعر پڑھے جن کا مطلب یہ ہے "کہ اگر موت کے بعد نجات ہوتی تو ہر زندہ کے لیے موت راحت ہوتی۔ لیکن ہم مرنے کے بعد اٹھائے جائیں گے اور ہر بات کی جواب دہی کرنا ہوگی"۔ یہ کہہ کر وہ چل دیئے اور میں نیند سے بیدار ہو گیا۔"

ایک قتل کے بدلے ستّر مرتبہ قتل کیا جانا

ابن عساکر نے اصمعی سے روایت کیا، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ :

"میں نے بعد از وفات حجّاج بن یوسف کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اے حجاج تمھارے ربّ نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا تو حجاج بولا کہ ہر ایک انسان کے بدلے میں جسے میں نے قتل کیا تھا میں ستّر دفعہ قتل کیا گیا۔ پھر ایک سال کے بعد دریافت کیا تو حجّاج نے کہا کہ جیسا کہ پہلے سزا میں مبتلا تھا اب بھی وہی سزا جاری ہے۔"

حجاج بن یوسف کا زندوں کی طرح کلام کرنا

ابن عساکر نے عمر بن عبد العزیز سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ :۔

"میں نے خواب میں ایک مُردار پڑا ہُوا دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ آواز آئی کہ اگر تم اس سے بات چیت کرو گے تو یہ تم سے گفتگو کرے گا۔ میں نے اس کے ٹھوکر لگائی، اس نے آنکھیں کھولیں، میں نے دریافت کیا تو کون ہے؟ وہ بولا میں حجاج ہوں۔ بارگاہِ الٰہی میں سخت عذاب میں گرفتار ہوں، اس نے مجھے ہر قتل کے بدلہ میں ستّر دفعہ قتل کیا اور اب میں اس کی بارگاہ میں انتظار کر رہا ہوں کہ جنّت نصیب ہوتی ہے یا جہنم۔"

ابوالحسین کی روایت

ابن عساکر نے ابوالحسین سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ :-

"میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع و عریض مکان میں داخل ہو رہا ہوں مکان میں تخت پر ایک شخص بیٹھا ہُوا ہے اور اس کے روبرو ایک شخص بیٹھا ہُوا کچھ بھون رہا ہے، میں پوچھا یہ دونوں کون ہیں تو پتہ چلا کہ تخت پر بیٹھنے والے یزید نحوی ہیں اور دوسرے ابومسلم خراسانی، میں نے پوچھا کہ ابراہیم سنار کس حال میں ہیں؟ اُنھوں نے کہا وہ اعلیٰ علیین میں ہیں میں نے پوچھا کہ ان تک کون پہنچا ہو گا کہا کہ ابوالحسین کی اُن تک رسائی ہے۔ یہی خواب سمرقند، جورجان اور خراسان کے چند آدمیوں نے دیکھا تھا۔"

دنیا میں بے دینی سے نجات ہونا

ابن عساکر نے احمد بن عبدالرحمٰن معبّر سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ :-

"میں نے صالح بن عبدالقدّوس کو خواب میں بہت خوش دیکھا تو دریافت کیا

کہ تمھارے رب نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا اور جو تم پر بے دینی کا
الزام تھا اُس کا کیا بنا، اُنھوں نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں اُس
رب کی بارگاہ میں حاضر ہُوا جو تمام پوشیدہ اور غیر پوشیدہ اشیاء کا
جاننے والا ہے تو اُس نے اپنے فضل و کرم سے مجھے بخش دیا اور جو الزام
مجھ پر بے دینی کا تھا اُس کی نجات دنیا میں ہی ہو گئی تھی۔"

حضرت علی کا بعد از وصال نصیحت کرنا

ابن عساکر نے ابو یزید طیفور بسطامی سے روایت کیا کہ اُنھوں نے:۔
"خواب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو آپ سے درخواست کی
اے امیر المومنین! مجھے کچھ نصیحت فرمایئے تو حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دولت مندوں کا صرف اللہ کی رضا کے لیے
مفلسوں سے تواضع کے ساتھ ملنا بہت اچھّی چیز ہے۔ پھر میں نے
عرض کیا کہ کوئی اور نصیحت فرمایئے تو آپ نے فرمایا کہ اس سے بہتر نصیحت
یہ ہے کہ نادار لوگوں کا اہلِ ثروت پر اعتماد کرنا۔ پھر میں نے کہا
کوئی اور نصیحت کیجیے تو کہنے لگے یہ دیکھو اور اپنی مٹھی کھول دی جس میں
سنہری حروف میں تحریر تھا "تو مُردہ تھا زندہ ہو گیا اور پھر بہت جلد مُردہ
ہو جائے گا اس لیے دار الفناء کا گھر ڈھا کر دار البقاء میں اپنا گھر بنا لو۔"

فضیل بن عیاض کی فضیلت

ابن عساکر نے کسی نیک شخص سے روایت کیا، اُس نے کہا کہ:۔
"میں نے سعید بن سالم قداح کو خواب میں دیکھا اور اُن سے دریافت کیا

کہ اس قبرستان میں کون افضل ہے تو اُنھوں نے اشارتاً بتایا کہ فلاں صاحب قبر ہم سے افضل ہے۔ میں دریافت کیا کہ اُسے یہ فضیلت کیسے حاصل ہوئی۔ اُس نے کہا کہ وہ آزمائش میں صابر رہا۔ میں نے کہا کہ فضیل بن عیاضؒ کس حال میں ہیں تو اُس نے کہا کہ انھیں ایسا حُلّہ دیا گیا ہے کہ تمام جہان اس کے کنارے کے مساوی بھی نہیں ہے"۔

اِستغفار کی فضیلت

ابن عساکر نے ابوالفرج غیث بن علی سے روایت کیا، اُنھوں نے فرمایا کہ:۔
"میں نے عافولی مقری کو خواب میں دیکھا کہ بہت ہی اچھی حالت میں ہیں میں نے اُن سے پوچھا تمھارا کیا حال ہے اُنھوں نے کہا میں بہت اچھے حال میں ہوں۔ میں نے کہا آپ تو وفات پا چکے تھے۔ اُنھوں نے کہا کہ اس میں کونسا شک ہے۔ میں نے پوچھا موت کیسی ہے؟ اُنھوں نے کہا "موت" بہت اچھی ہے۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرکے آپ کو بہشت میں داخل کرے۔ میں نے دریافت کیا کہ سب سے بہتر عمل کونسا ہے؟ تو اُنھوں نے کہا سب سے نفع بخش عمل استغفار ہے"۔

ہاجور کی مغفرت کا سبب

ابن عساکر نے حسن بن یونس سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:۔
"میں نے ہاجور کو بعد از وصال خواب میں دیکھا اور اُس سے دریافت کیا کہ آپ کے ربّ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو ہاجور نے کہا کہ میرے ربّ نے مجھے بخش دیا۔ میں نے کہا کس وجہ سے۔ اُس نے کہا مسلمانوں

اور حاجیوں کے راستہ کی محافظت کرتا تھا۔"

چند الفاظ نجات کا سبب

ابن عساکر نے ابونصر حنف وزان سے روایت کیا کہ:۔
"کسی شخص نے یوسف بن حسین رازی صوفی کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ تیرے ربّ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو اُس نے کہا میرے ربّ نے میری مغفرت فرمادی۔ دریافت کیا کس وجہ سے۔ اُس نے کہا کہ ان چند کلمات کی وجہ سے جو میں نے نزع کے عالم میں ادا کیے تھے اور وہ کلمات یہ ہیں: الٰہی! میں نے لوگوں کو نصیحت کی لیکن خود عمل نہ کیا تو میرے عمل نہ کرنے کو میرے قول کی اچھائی کی بناء پر مجھے معاف کر دے۔"

ایصالِ ثواب سے مغفرت کا حصول

ابن عساکر نے عبداللہ بن صالح سے روایت کیا کہ:۔
"کسی شخص نے ابونواس کو بعد از وفات خواب میں دیکھا وہ بہت لطف اندوز تھے۔ دریافت کیا تیرا کیا حال ہے تو اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور یہ نعمت عطا فرمائی۔ دریافت کیا کہ تم تو بہت خرابی کرنے والے تھے پھر ایسا کیونکر۔ اُس نے کہا کہ ایک شب ایک اللہ کا نیک بندہ قبرستان میں آیا اور اپنی چادر بچھا کر اُس نے دو رکعت نماز پڑھی اور ان دو رکعتوں میں اُس نے دو ہزار دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھی اور اس کا ثواب قبرستان کے تمام اہل قبور کو ہدیہ کیا میں بھی خوش قسمتی سے انھیں لوگوں کی صف میں آگیا۔"

چند اشعار کی بناء پر جنّت کا حُصول

ابن عساکر نے محمد نافع سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ:۔

"میں نے ابو نواس کو نیم بیداری کی حالت میں دیکھ کر دریافت کیا کہ تو ابو نواس ہے۔ کہا یہاں کنیت کا رواج نہیں تو میں نے کہا حسن بن ہانی ہو؟ وہ بولا۔ ہاں۔ میں نے کہا کہ تیرے ربّ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اُس نے کہا کہ میرے پروردگار نے مجھے بخش دیا۔ دریافت کیا کس وجہ سے اُس نے کہا کہ چند اشعار کی بناء پر جو میرے گھر میں فلاں گدّے کے نیچے ہیں۔ میں اُس کے گھر پہنچا تو گدّا اُٹھا کر دیکھا تو ایک کاغذ پر یہ اشعار رقم تھے: الٰہی! اگرچہ میرے گناہ بہت زیادہ ہیں مگر تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت زیادہ بڑی ہے۔ اگر تو صرف صالحین کی اُمّید گاہ ہے تو مجرم کس کی پناہ لیں۔ الٰہی! میں تیرے حکم کے مطابق آہ و فغاں کر رہا ہوں اگر تو نے میرے سوال کرنے والے ہاتھ کو ردّ کیا تو مجھ پر کون رحم کرے گا۔ میرے پاس تجھ تک رسائی کا کوئی وسیلہ نہیں سوائے تیری رحمت کے، اور تیری معافی کے نیز یہ کہ میں اہل اسلام میں سے ہوں۔"

ابو بکر اصبہانی کی روایت

ابن عساکر نے ابو بکر اصبہانی سے روایت کیا کہ:۔

"کسی شخص نے ابو نواس کو خواب میں دیکھ کر حالات دریافت کیے اور کہا کہ اے ابو نواس تیرے رب نے بعد از وصال تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو ابو نواس نے کہا کہ میرے ربّ نے میرے ان اشعار کی بناء پر میری مغفرت فرما دی جو میں نے

نرگس کے بارے میں کہے تھے اور وہ یہ ہیں :۔ اے انسان ! زمین سے اُگنے والے پودوں کو دیکھ ۔ اور اللہ تعالیٰ کی صنعت کا نظارہ دیکھ ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے چاندی کی آنکھیں سنہری پتلیوں سے دیکھ رہی ہیں یہ آنکھیں زبرجدی شاخوں پر توحید باری تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنّ وانس کی طرف رسول ہونے کی گواہی دے رہی ہیں ۔"

حضرت جبریل کا حدیث رقم کرنا

ابن عساکر نے عبداللہ بن محمد مروزی سے روایت کیا ، اُنھوں نے کہا کہ :۔
" میں نے حافظ یعقوب بن سفیان کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ بتاؤ کہ بعد از وفات اللہ ربّ العزت تبارک و تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ۔ اُنھوں نے کہا کہ میرے ربّ تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم نے مجھے بخش دیا اور فرمایا کہ جس طرح تم دنیا میں حدیث بیان کرتے تھے آسمان پر بھی اُسی طرح بیان کرو ۔ چنانچہ میں نے چوتھے آسمان پر حدیث بیان کی اور ملائکہ نے اسے سنہری قلموں سے رقم کیا ، جبریل بھی حدیث تحریر کرنے والوں میں تھے ۔"

جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کا حصول

ابن عساکر نے ابو عبید بن حربویہ سے روایت کیا ، اُنھوں نے کہا کہ :۔
" ایک شخص نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازہ میں شرکت کی ۔ پھر شب کو دورانِ خواب حضرت سرّی سقطی کو دیکھا تو دریافت

کیا کہ آپ کے ربّ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ آپ نے فرمایا
کہ میرے ربّ العزت تبارک و تعالیٰ نے مجھے اور میرے جنازہ میں شامل
ہونے والوں کو بخش دیا۔ اُس شخص نے عرض کیا اے میرے آقا میں
نے بھی آپ کے جنازہ کی نماز پڑھی تو آپ نے جنازہ پڑھنے والوں
کی فہرست نکالی مگر اُس شخص کا نام موجود نہ تھا جب متوجہ ہو کر
دیکھا تو حاشیہ پر اس کا نام تحریر تھا۔"

محدثین کے لیے عقبیٰ کا ثمرہ

ابن عساکر نے ابو القاسم ثابت بن احمد بن حسین بغدادی سے روایت کیا
اُنھوں نے کہا کہ:۔

"میں نے ابو القاسم سعد بن محمد زنجانی کو خواب میں دیکھا۔ وہ باربار
فرما رہے تھے کہ اے ابو القاسم اللہ تعالیٰ نے محدثین کے لیے ان کی
ہر مجلس کے بدلہ میں جنّت میں ایک گھر بنایا ہے۔"

ابو زرعہ کا حال بیان کرنا

ابن عساکر نے محمد بن مسلم بن دارا سے روایت کیا، اُنھوں نے فرمایا کہ:۔

"میں نے ابو زرعہ کو خواب میں دیکھ کر حالات دریافت کیے تو آپ
نے فرمایا کہ ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔ مجھے بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا
گیا تو اس نے پوچھا کہ اے عبید اللہ! تو نے میرے بندوں پر سخت
گفتگو کیوں کی تو میں نے عرض کیا الٰہی! اُنھوں نے تیرے دین کی
حرمت کو پائمال کرنے کا قصد کیا تو ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ تو نے سچ

کہا۔ پھر طاہر خلقانی کو پیش کیا گیا۔ میں نے ان پر خدا کی بارگاہ میں دعویٰ کیا تو انھیں سو کوڑے مارے گئے۔ پھر قید خانے میں بھیج دیا۔ پھر فرمایا علیہ اللہ کو ان کے رفقاء ابو عبد اللہ سفیان ثوری۔ ابو عبد اللہ مالک بن انس اور ابو عبد اللہ احمد بن حنبل کے پاس لے جاؤ۔"

ابو زرعہ کا آسمان پر فرشتوں کے ہمراہ نماز ادا کرنا

ابن عساکر نے حفص بن عبد اللہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ:۔
"میں نے ابو زرعہ کو دیکھا کہ وہ آسمانِ دنیا پر فرشتوں کے ہمراہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ مقام آپ کو کس طرح حاصل ہوا۔ ابو زرعہ نے کہا کہ میں نے ایک لاکھ احادیث اپنے ہاتھ سے تحریر کیں اور ہر حدیث میں حضور نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم پر پورا درود پاک تحریر کیا اور حضور نبیٔ غیب داں علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک دفعہ دُرود پڑھا اللہ ربّ العزّت تبارک و تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔"

یزید بن مخلد طرطوسی کی روایت

ابن عساکر نے یزید بن مخلد طرطوسی سے روایت کیا، اُنھوں نے فرمایا کہ:۔
"میں نے بعد از وفات ابو زرعہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ سفید کپڑے زیبِ تن کیے ہوئے آسمان دنیا پر نماز پڑھ رہے ہیں اور اُن کے ہمراہ اور لوگ بھی سفید کپڑے زیب تن کیے نماز پڑھ رہے ہیں اور نماز میں رفع یدین بھی کرتے ہیں۔ میں نے ابو زرعہ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ ابو زرعہ

نے کہا یہ ملائکہ ہیں۔ میں نے ابوزرعہ سے پوچھا یہ آپ کو مقام کس طرح حاصل ہُوا؟ ابوزرعہ نے فرمایا یہ مجھے نماز میں رفع یدین کرنے کی وجہ سے حاصل ہُوا۔"

ابوزرعہ کے لیے جنّت کا حصُول

ابن عساکر نے ابوالعباس مرادی سے روایت کیا، اُنھوں نے فرمایا کہ :۔
"میں نے ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ تیرے ربّ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو ابوزرعہ نے فرمایا کہ میں بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہُوا تو فرمانِ الٰہی ہوا اے ابوزرعہ! میرے پاس ایک بچّہ آتا ہے تو میں اسے بہشت میں داخل کرتا ہوں تو پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا کہ جس نے میرے بندوں پر شریعت کی راہیں کھول دیں اور سنتِ نبوی کو اپنایا۔ جہاں جنّت میں چاہو اپنا ٹھکانہ بنالو۔"

قبر پر عجب تحریر ہونا

ابن عساکر نے صدقہ بن یزید سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ :۔
"میں نے طرابلس کے ٹیلے پر تین قبروں کا مشاہدہ کیا، ان میں ایک قبر پر رقم تھا کہ "وہ انسان زندگی کی لذّت کیسے پا سکتا ہے جسے مکمل یقین ہو کہ اس پر موت جلد از جلد وارد ہو جائے گی۔ اس کی شہنشاہیت اور تکبّر چھین لے گی اور اسے اندھیری کوٹھڑی میں ڈال دے گی۔" دوسری پر رقم تھا کہ زندگی کا لطف وہ شخص کیسے حاصل کرسکتا ہے جو علم رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا اور اُسے اس کے کیے کی جزا دے گا۔

تیسری قبر پر رقم تھا کہ : زندگی کا لطف وہ انسان کیسے اُٹھا سکتا ہے جو ایسی قبر کا مکین بننے والا ہے جو اس کے حسن و شباب کو تہس نہس کر دے گی اس کے چہرے کی چمک دمک بہت جلد ختم کر دے گی اور اس کا ہر عضو جُدا جُدا کر دے گی۔" میں یہ منظر دیکھ کر پاس ہی ایک گاؤں میں پہنچا اور وہاں کے بزرگ سے یہ واقعہ سنایا تو اس نے کہا کہ ان کا واقعہ اس سے بھی بڑھ کر عجیب و غریب ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے تو اُس نے کہا کہ اُن میں سے ایک بادشاہ کا مصاحب تھا جو لشکروں اور شہروں کا امیر تھا دوسرا ایک صاحبِ ثروت تاجر تھا اور تیسرا زاہد تھا جو دنیا سے علیحدہ ہو گیا تھا زاہد پر نزع کا عالم طاری ہوا تو اس کا بھائی جو بادشاہ کا مصاحب تھا آیا۔ یہ اُس وقت عبد الملک بن مروان کی طرف سے حاکم تھا اور تاجر بھی آیا۔ دونوں نے کہا کہ اے بھائی کیا تم کچھ وصیت کرتے ہو؟ وہ بولا میں کس چیز کی وصیت کروں نہ مجھ پر کسی کا قرض ہے اور نہ ہی میں صاحبِ ثروت ہوں البتہ میں تم سے ایک معاہدہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب میں وفات پا جاؤں تو مجھے ٹیلے پر دفن کرنا اور میری قبر پر یہ تحریر کر دینا اور پھر تین روز تک میری قبر پہ آنا شاید کہ تمھیں نصیحت حاصل ہو۔ بھائیوں نے ایسا ہی کیا۔ جب تیسرے دن حاکم آیا اور جانے لگا تو قبر کے اندر سے آواز سنی جس سے وہ بہت خائف ہوا۔ رات کو خواب میں اُس نے اپنے بھائی کو دیکھا تو دریافت کیا اے میرے بھائی یہ خائف کرنے والی آواز کیسی ہے اُس نے کہا یہ گُرز کی آواز تھی، مجھ سے کہا گیا کہ تو نے ایک دفعہ مظلوم کو دیکھا لیکن اُس کی امداد نہ کی۔ دوسرے روز صبح حاکم نے اپنے عزیز و اقارب کو بُلا کر کہا کہ تم سب شاہد رہو کہ اب میں تمھارے ساتھ نہ رہوں گا۔ چنانچہ اُس نے امارت کو ترک کیا اور بادیہ پیمائی کا آغاز کیا اور

اسی طرح زندگی گزرتی رہی یہاں تک کہ وصال کا وقت آگیا تو اس کا تاجر بھائی آیا اور کہنے لگا کہ اگر کچھ وصیت کرنا ہو تو کر دو۔ اُس نے کہا بس یہی وصیت ہے کہ جب میں مرجاؤں تو میری قبر میرے بھائی کے پہلو میں بنانا اور اس پر یہ اشعار لکھ دینا اور میری قبر پر تین روز تک آنا چنانچہ اُس نے دونوں وصیتیں پوری کر دیں۔ جب وہ تیسرے دن قبر سے واپس جانے لگا تو اس نے قبر سے دہشت ناک آواز سُنی۔ وہ خوف زدہ ہو کر گھر آگیا۔ رات کو خواب میں بھائی کو دیکھا تو تمام قصہ بیان کیا اور دریافت کیا کہ آپ کا کیا کیا حال ہے۔ کہا کہ ہر طرح خیریت سے ہوں توبہ ہر چیز کا سبب بنتی ہے۔ پھر پوچھا کہ میرا بھائی کس حال میں ہے کہا کہ وہ ابرار و متقین کے ساتھ ہیں جو انسان زندگی میں عمل کرتا ہے اس کا بدلہ یہاں پاتا ہے تو تم بھی اپنی مالداری کو محتاجی سے غنیمت سمجھو۔ دوسرے دن اس بھائی نے کنارہ کشی کی اور فقیرانہ زندگی گزارنی شروع کر دی اور اس کے بیٹے نے کمائی شروع کر دی جب باپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو بیٹے نے باپ سے وصیت دریافت کی تو اُس نے بھی اپنے دونوں بھائیوں کی طرح یہ وصیت کی کہ میری قبر پر یہ اشعار لکھ دینا اور تین روز تک آنا اور میری قبر میرے دونوں بھائیوں کے ساتھ بنانا۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا۔ جب تیسرے روز لڑکا اپنے باپ کی قبر سے جانے لگا تو اس نے دہشت ناک آواز سُنی اور مارے خوف کے گھر واپس آیا۔ رات کو خواب میں باپ کو دیکھا تو باپ نے کہا اے بیٹے! تم بہت جلد ہمارے پاس آنے والے ہو معاملہ مشکل ہے تیاری کر لو اور بہادروں کی طرح نہ اتراؤ کہ وہ اپنی عمر دن پر ناز کرتے رہے اور عمل میں کوتاہی کرتے رہے پھر عمر کے ضائع ہونے

پر افسوس کریں گے۔ اے میرے بیٹے جلدی کر۔ جلدی کر۔ جلدی کر۔ شیخ نے کہا کہ اس خواب کی صبح کو میں اس نوجوان سے ملا تو اس نے تمام واقعہ بیان کیا اور کہا کہ میری زندگی کے ابھی تین ماہ باقی ہیں یا تین دن کیونکہ میرے والد نے مجھ کو تین دفعہ ڈرایا تھا جب تیسرا دن ہوا تو اس نے اپنے اہل خانہ کو بلوایا اور ان کو رخصت کیا اور پھر اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر لقمۂ اجل ہو گیا۔"

مُردے کو بُرا کہنے کی ممانعت

فرمانِ نبوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دیلمی نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حضور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

" مردے کو قبر میں اُس چیز سے ایذا ہوتی ہے جس چیز سے کہ اُسے اس کے گھر میں ایذاء پہنچتی ہے "

قرطبی کا بیان

قرطبی کہتے ہیں کہ :-

" ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی فرشتہ مقرر کر دیا ہو جو صاحبِ قبر کو زندوں کی باتوں سے آگاہ کرتا ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کے متعلق بُری بات کہنا ممنوع ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد ملائکہ کا مردے کو اس کی بدعملیوں کی وجہ سے تکلیف دینا ہے "

صفیہ بنت شیبہ کی روایت

نسائی نے صفیہ بنت شیبہ سے روایت کیا کہ :۔

"حضور پُر نور صلیّ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو ایک صاحب قبر کی برائی بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے مردوں کو اچھائی کے ساتھ یاد کیا کرو۔"

اچھائی کا تذکرہ کرو اور بُرائی کو چھپاؤ

ابو داؤد، ترمذی اور ابن ابی الدنیا نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضور نبیؐ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰت والتسلیمات نے فرمایا کہ :۔

" اپنے مُردوں کی اچھائیوں کا تذکرہ کیا کرو اور ان کی برائیوں کو ذکر کرنے سے پرہیز اختیار کرو۔"

اچھّا ذکر اور بُرا ذکر کرنے کا ثمرہ

ابن ابی الدنیا نے حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا کہ :۔

"میں نے رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اپنے مُردوں کو اچھائی کے ساتھ یاد کیا کرو کیونکہ اگر تم نے انھیں بُرائی کے ساتھ یاد کیا۔ اور اگر وہ خدا کے ہاں بہشتی ہیں تو تم گنہ گار ہو گے اور اگر جہنمی ہیں تو وہی سزا اُس کے لیے کافی ہے جو انھیں مل رہی ہے۔"

نوحہ خوانی

مُردے کو زندوں کی نُوحہ خوانی کی سزا کا حصول

بخاری ومسلم نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا

"کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور پُر نور سیّد یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مردے کو گھر والوں کے نوحہ کرنے سے ایذا اور عذاب ہوتا ہے تو اُنہوں نے فرمایا ابو عبد الرحمٰن بھُول گئے آپ نے یہ فرمایا تھا کہ میت کے اہل خانہ آہ و فغاں میں مشغول ہوتے ہیں حالانکہ میّت کو اس کے اعمال کی وجہ سے اس کی معصیت گری کا عذاب ہو رہا ہوتا ہے۔"

عبد اللہ بن رواحہ پر مستورات کا آہ و زاری کرنا

طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، اُنہوں نے فرمایا کہ:

"حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بیہوشی کا دورہ ہوا تو نوحہ کرنے والی مستورات کھڑی ہوئیں اتنے میں حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لے آئے تو عبداللہ بن رواحہ کی بیہوشی ختم ہو گئی تو اُس نے بارگاہ رسالت پناہ میں عرض کیا یارسول اللہ! مجھ پر بیہوشی کا عالم طاری تھا اور عورتوں نے رونا شروع کر دیا تو ایک فرشتہ میرے اُوپر گرُز لے کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ تو ایسا ہی تھا۔ میں نے کہا نہیں۔ فرشتہ بولا کہ اگر تم ہاں کہتے میں تمھیں اس گرز سے خوب پیٹتا۔"

حضرت معاذ بن جبل کی بیہوشی پر فرشتہ کا جھڑک دینا

طبرانی نے حسن سے روایت کیا کہ:۔

"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بیہوشی کا عالم طاری ہوا تو اُن کی ہمشیرہ نے آہ وفغاں شروع کر دی۔ جب آپ سے بیہوشی ختم ہو گئی تو فرمایا اے میری ہمشیرہ تو آج تک مجھ کو تکلیف دے رہی ہے تو اُنھوں نے فرمایا کہ میں تم کو کیسے تکلیف دے سکتی ہوں تو آپ نے فرمایا جب تو نے رونا شروع کیا تو اس وقت ایک فرشتہ مجھے سخت طریقہ پر جھڑک رہا تھا۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصیّت کرنا

ابن سعد نے مقدام بن معدی کرب سے روایت کیا کہ:۔

"جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخم آئے تو حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں ہائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اور آپ کے خُسر اور امیر المومنین۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا اے میری ہمشیرہ

اگر تم میرا کچھ حق اپنے اُوپر خیال کرتی ہو تو اَب مجھ پر بین نہ کرنا کیونکہ جب کسی میّت کے وصف بیان کر کے رویا جاتا ہے تو فرشتہ اُسے ڈانٹتا اور ایذاء دیتا ہے۔"

میّت کے قبر میں داخلہ سے پہلے کی کیفیت

احمد نے ابوالربیع سے روایت کیا، اُنھوں نے فرمایا کہ :۔
"میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ایک جنازہ میں شرکت کی تو آپ نے ایک آدمی کے چیخنے کی آواز سنی تو آپ نے ایک شخص کو اس کے پاس بھیج کر اُسے چُپ کرایا تو لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے اِسے کیوں چُپ کرایا تو آپ نے فرمایا کہ میّت کے اُوپر رونے سے میّت کو ایذا پہنچتی ہے جب تک کہ وہ قبر میں داخل نہ ہو جائے۔"

حضرت ابن مسعود کا مستورات کو وصیّت کرنا

سعید بن منصور نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ "آپ نے کچھ مستورات کو ایک جنازے میں دیکھ کر فرمایا کہ جاؤ گناہ سمیٹ کر تمام زندوں کو آزمائش میں مبتلا کرتی ہو اور مردوں کو ایذاء پہنچاتی ہو۔"

میّت کے لیے ایذا رسانی

قبر کی حُرمت کو پائمال کرنا

ابن ابی شیبہ اور حاکم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ:

"میں انگاروں یا تلواروں کی دھار پر چلنا پسند کروں گا مگر کسی مسلمان کی قبر کو روندنا پسند نہ کروں گا اور قبرستان میں بیٹھ کر ٹٹی پیشاب کرنا میرے نزدیک بازار میں ایسا کرنے کے برابر ہے۔"

سلیم بن عتر کا عمل

ابن ابی الدنیا نے "کتاب القبور" میں سلیم بن عتر سے روایت کیا کہ:
"آپ کا ایک قبرستان سے گزر ہوا اور آپ کو پیشاب کی سخت حاجت تھی

لوگوں نے کہا یہاں پیشاب کر لیجئے تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ !
واللہ ! میں مُردوں سے ایسی ہی شرم کرتا ہوں کہ جیسے زندوں سے
شرم کی جاتی ہے۔"

قبر کے اُوپر بیٹھنا کیسا ہے؟

طبرانی نے حاکم اور ابن مندہ نے عمارہ بن حزم سے روایت کیا، اُنھوں
نے فرمایا کہ :۔

"حضور نبیٔ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے مجھے
ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ قبر سے نیچے اُتر آؤ نہ تم صاحب
قبر کو ایذاء دو اور نہ ہی صاحبِ قبر تمھیں ایذا پہنچائے۔"

حضرت ابن مسعود کی روایت

سعید بن منصور نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا
کہ :۔

"آپ سے سوال کیا گیا کہ قبر کے روندنے کے بارے میں آپ
کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں جس طرح زندہ انسان
کو ایذاء پہنچانے کو بُرا خیال کرتا ہوں اسی طرح مردہ انسان کو
ایذاء پہنچانے کو بُرا خیال کرتا ہوں۔"

ابن مسعود کی دوسری روایت

ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، اُنھوں

نے فرمایا کہ:۔

"مردہ کو ایذاء پہنچانا زندہ کو ایذاء پہنچانے کے برابر ہے"۔

صاحبِ قبر کا قبر سے آواز دینا

ابن مندہ نے قاسم بن مخیمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا کہ:۔

"میرے نزدیک یہ بہتر ہے کہ میں اپنے نیزے کی نوک پر قدم رکھوں اور وہ میرے سر سے نکل جائے لیکن میں قبر کو روندنا ہرگز پسند نہ کروں گا۔ پھر مزید فرمایا کہ ایک شخص نے قبر کو روندا تو قبر سے آواز آئی کہ اے شخص مجھے تکلیف نہ پہنچا۔"

محافظ قبرِ مومن

ملائکہ کا محشر تک قبر پہ رہنا

ابو نعیم نے ابو سعید سے روایت کیا کہ اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت کیا، آپ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:-

"اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ جب مومن کی رُوح قبض کر لیتا ہے تو اُس کے فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور بارگاہِ ربوبیت میں عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں اپنے مومن بندے کے اعمال لکھنے پر مقرر فرمایا تھا۔ اب تُو نے اس کی رُوح قبضے میں لے لی ہے تو اب ہمیں اجازت دیجیے کہ ہم اپنا ٹھکانہ آسمان پر قائم کریں تو ارشادِ باری تعالیٰ ہو گا ہر آسمان میری تسبیح و تقدیس کرنے والے ملائکہ سے پُر ہے تو وہ بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں گے اے الٰہ العالمین! پھر ہمیں زمین پر سکونت اختیار کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے تو ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم

ہو گا کہ میری زمین میں میری تسبیح خواں مخلوق کے ہاں اسی مومن بندے کی
قبر پر جا کر کھڑے ہو جاؤ اور وہاں میری تسبیح و تہلیل اور بزرگی کا چرچا کرو
اور محشر تک اسی کام میں مشغول رہو اور یہ سب تسبیح و تہلیل میرے بندے
کے نامۂ اعمال میں تحریر کرو۔ بعض روایات میں ہے کہ کفار کے ملائکہ سے
کہا جاتا ہے کہ اس کی قبر پر واپس جاؤ اور اس پر جا کر لعنت بھیجو۔"

صاحبِ قبر کے لیے سُود مند اشیاء

نیک اعمال کا گھیراؤ

ابن ابی الدنیا نے اور ابو نعیم نے حلیہ میں ثابت بنانی سے روایت کیا کہ :۔
"جب مُردہ کو قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے تو اُس کے نیک اعمال اُسے گھیر لیتے ہیں۔ پھر جب عذاب کا فرشتہ نازل ہوتا ہے تو اس کے نیک اعمال میں سے ایک عمل کہتا ہے کہ دُور ہو اگر میں ہی ایک اکیلا ہوتا تو تُو قریب نہیں آسکتا تھا۔"

مومن کیلئے قبر میں جنّت کا حُصول

ابن ابی الدنیا نے ثابت بنانی سے روایت کیا، اُنھوں نے فرمایا کہ :۔
"جب مومن کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اسے جنّت کا ایک بچھونا دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ میں تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں، آرام سے سو جا اور خدا تجھ سے راضی ہو اور حدِّ نظر تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے اور ایک

کھڑکی جنّت کی طرف کھول دی جاتی ہے ۔ وہ جنّت کی نعمتوں اور خوشبوؤں سے مزا حاصل کرتا ہے اس کے پاس اس کے اعمال آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے تجھے پیاسا رکھا ، بیدار رکھا تو مصائب میں مبتلا کیا تو آج ہم تیری پوری پوری مدد کریں گے اور تیرے مونس و غمگسار ہیں جب تک کہ تو جنّت میں داخل نہیں ہو جاتا ۔"

دوست کی تین اقسام

بزار، طبرانی اور حاکم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ، حضور نبیٔ غیب دان علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ :۔

"دوست کی تین اقسام ہیں ایک دوست وہ ہے جو کہتا ہے کہ جو تو خرچ کرے وہ تیرا اور جو جمع کرے وہ دوسرے کا ہے ۔ دوسرا دوست وہ ہے جو کہتا ہے کہ میں ہر وقت تیرا رفیق ہوں جب تو بادشاہ کے دروازے پر آئے گا تو میں تیری رفاقت ترک کر دوں گا یہ اُس کی عزت اور اولاد ہیں ۔ تیسرا دوست وہ ہے جو کہتا ہے کہ میں ہر وقت تیری رفاقت میں ہوں جہاں بھی تو ہو اور یہ اس کا عمل ہے ۔ انسان کہتا ہے کہ اے میرے رفیق میں تجھے ہی سب سے حقیر گردانتا تھا ۔"

میّت کے ہمراہ تین اشیاء کی رفاقت

بخاری و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پُرنور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ :۔

"جب انسان لقمۂ اجل ہو جاتا ہے تو تین اشیاء اس کے ساتھ جاتی ہیں ۔

دو واپس آجاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے ۔ ۱. گھروالے ۔ ۲. مال
۳. عمل ۔ یہ تین اشیاء ہیں ۔ پہلی دو واپس آجاتی ہیں اور عمل رہ جاتا ہے ،،

نعمان بن بشیر کی روایت

بزار، طبرانی اور حاکم نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا کہ حضور پُرنور شافع یوم النشور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔

"انسان اور موت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تین دوست تھے ایک نے کہا کہ یہ میرا مال ہے جو چاہو لو اور جو چاہو چھوڑ دو ۔ دوسرے نے کہا کہ جب تک تو زندہ ہے میں تیرا رفیق ہوں ۔ جب تو لقمۂ اجل ہو جائے تو میں تیری رفاقت ترک کر دوں گا ۔ تیسرے نے کہا کہ میں ہر وقت تیری رفاقت اختیار کروں گا ۔ پہلا اس کا مال ہے ۔ دوسرا اس کے اہل وعیال اور تیسرا اس کا عمل "

قبر میں قندیل کا روشن کرنا

ابن ابی الدنیا نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :۔

"جب مومن کو بعد از وفات قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو مومن کے نیک اعمال مثلاً نماز ، روزہ ، حج ، جہاد ، صدقہ گھیر لیتے ہیں جب عذاب کے ملائکہ پاؤں کی جانب سے آتے ہیں تو نماز کہتی ہے کہ پیچھے ہٹ جا کیونکہ ان پاؤں ۔ پر کھڑا ہو کر یہ عبادت الٰہی کرتا تھا تو عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو روزہ کہتا ہے کہ دور رہو کہ یہ خدا کے لیے پیاسا رہا تو عذاب جسم کی طرف سے آتا ہے تو حج اور جہاد آڑے آتے ہیں تو عذاب ہاتھوں

کی طرف سے آتا ہے تو صدقہ حائل ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ ان ہاتھوں کو کیونکر عذاب ہو سکتا ہے جو اللہ کی راہ میں رزق بانٹتے تھے۔ پھر اس انسان کو مبارک باد دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ تو زندگی اور موت دونوں ہی میں کامیاب رہا۔ پھر فرشتے اس کے لیے بہشتی بچھونا بچھاتے ہیں اور اس کی قبر کو حدِ نگاہ تک وسیع کر دیا جاتا ہے اور ایک قندیل قیامت تک کے لیے وہاں روشن کر دیا جاتا ہے۔"

قرآن کا میّت کے لیے سفارش کرنا

ابن ابی الدنیا نے یزید بن ابی منصور سے روایت کیا کہ:

"ایک شخص قرآن کی تلاوت کرتا تھا جب اس پر نزع کا عالم طاری ہوا تو ملائکہ رحمت آئے کہ اس کی رُوح قبض کریں تو قرآن نکل آیا اور کہنے لگا الٰہی! اس کا سینہ میری قیام گاہ تھا تو ارشادِ الٰہی ہو گا کہ اِسے چھوڑ دو۔"

سودمند اعمال

بخاری نے اَدب میں اور مسلم نے روایت کیا کہ:

"جب انسان لقمۂ اَجل ہو جاتا ہے تو اس کے سب اعمال منقطع ہو جاتے ہیں ماسوا تین اعمال کے وہ یہ ہیں ۱۔ صدقہ جاریہ ۲۔ صالح اولاد جو والدین کے لیے دُعا کرتی رہے۔ ۳۔ سودمند علم۔"

عمل جاری رہنے والے افراد

مسلم نے جریر بن عبداللہ سے مرفوعًا روایت کیا کہ چار قسم کے افراد کا عمل جاری رہتا ہے:

۱۔ وہ مجاہد جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے ۲۔ عالم ۳۔ صدقۂ جاریہ ۴۔ نیک اولاد جو گزرے ہوؤں کے لیے دُعا کرے۔"

نیکی کا بدلہ نیک ہے بد سے بدی کی بات لے

مسلم نے جریر بن عبداللہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ:۔

"جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا اور اُس کا صلہ اُسے بھی ملے گا اور جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے اور اس کے اجر میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی اور جس نے کوئی بُرا طریقہ رائج کیا تو اُس کو اُس کیے کی سزا ملے گی اور قیامت تک جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان کی سزا بھی اُسے ملے گی اور ان کی سزا میں کمی واقع نہ ہوگی۔"

قبر سے محفوظ رہنے کی کسوٹی

ابن سعد نے رجاء بن حیوٰۃ سے روایت کیا کہ:۔

"اُنھوں نے سلیمان بن عبدالملک سے کہا کہ اگر آپ قبر میں محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو کسی نیک انسان کو اپنا خلیفہ بنائیں۔"

علم دین پڑھنے کے لیے اَجر عظیم

ابن عساکر نے حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"جس نے قرآن مجید سے ایک آیت پڑھی یا علم دین کا ایک باب پڑھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا اَجر محشر تک بڑھائے گا۔"

بعد از وصال ثواب کا حصول

ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا انھوں نے کہا کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ:

"چند اشیاء ایسی ہیں جن کا ثواب قبر میں انسان کو پہنچتا ہے۔ علم، صالح اولاد، کوئی کتاب، کوئی مسجد، مسافر خانہ، نہر، کنواں، کھجور کا درخت، صدقہ جاریہ۔ ان تمام اشیاء کا ثواب بعد از موت بھی پہنچتا ہے"

فرمانِ نبوی

طبرانی نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"میں نے تمھیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا۔ اب تم زیارت کرو اور اہل قبور کے لیے رحمت اور بخشش کی دعا مانگو"

میّت کے لیے بہتر کلمہ "استغفار"

ابونعیم نے طاؤس سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ میت کے پاس سب سے بہتر کلمہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میت کے لیے سب سے بہتر کلمہ استغفار ہے۔

اولاد کے استغفار سے درجات کی بلندی

طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کیا کہ :

" اللہ تبارک و تعالیٰ صالح آدمی کا درجہ جنّت میں بلند فرماتا ہے تو آدمی دریافت کرتا ہے کہ الٰہی ! یہ درجہ کی بلندی کس وجہ سے ہے تو ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ یہ تیری اولاد کے استغفار کی وجہ سے ہے "

زندوں کے ایصالِ ثواب کی کیفیّت

بیہقی نے شعب الایمان اور دیلمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ :

" مُردہ کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کے حال کی طرح ہے کہ سختی سے منتظر رہتا ہے کہ کوئی عزیز و اقارب میں سے اس کی مدد کو پہنچے اور جب کوئی اس کی مدد کو پہنچتا ہے تو اُس کے نزدیک وہ دنیا جہان سے بہتر ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اہلِ قبور کو ان کے زندہ تعلق رکھنے والوں سے ہدیہ بھیجے ہوئے کا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے ۔ زندوں کا ہدیہ وفات پانے والوں کے لیے استغفار ہے "

ایصالِ ثواب کا ثبوت قرآن سے ملنا

ابن ابی الدنیا نے سینا سے روایت کیا ، اُنھوں نے فرمایا کہ :

" اسلاف میں یہ بات مشہور تھی کہ مُردوں کو دعاؤں کی حاجت زندوں کے خورد و نوش سے بھی بہت بڑھ کر ہے اور اس پر اجماع کہ میت کو دعا کا ثواب پہنچتا ہے اور دُعا اس کے لیے سود مند ہوتی ہے اور اس کی حجت قرآن سے یہ ہے کہ " اور وہ لوگ جو اُن کے بعد آئے کہتے ہیں کہ الٰہی ! تو ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو بخش

دے جو ہم سے پہلے ایمان کی حالت میں دنیا سے رخصت ہو چکے ۔"

دُعا نورانی صورت میں

ابن ابی الدنیا نے ایک بزرگ سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:-
"ایک شب میں نے اپنے بھائی کو قبر میں دیکھا تو پوچھا، اے بھائی! کیا ہم لوگوں کی دُعا تمھیں پہنچتی ہے تو اُنھوں نے کہا ہاں وہ نورانی لباس کی شکل میں آتی ہے جو ہم پہن لیتے ہیں۔"

ایصالِ ثواب کا اَجر پہاڑ کی مانند

ابن ابی الدنیا نے ابو قلابہ سے روایت کیا، اُنھوں نے فرمایا کہ:-
"میں شام سے بصرہ آیا تو ایک خندق میں اُترا، وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر اپنا سر ایک قبر پر رکھ کر سو گیا۔ خواب میں مشاہدہ کیا کہ قبر والا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہم جانتے ہیں اور تم کو علم نہیں۔ ہم عمل نہیں کر سکتے۔ تم نے دُو رکعت نماز جو پڑھی وہ تمام دنیا جہان سے بہتر ہے۔ پھر اُس نے کہا کہ دنیا والوں کو اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے جزا خیر دے جب وہ ہم کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں تو وہ ثواب نور کے پہاڑ کی مثل ہم پر داخل ہوتا ہے۔"

قبرستان سے غیبی آواز آنا

ابن ابی الدنیا نے بعض متقدمین سے روایت کیا کہ:-
"ایک روز ایک قبرستان سے گزرا اور وہاں اہل قبور کے لیے دُعا کی

تو ایک غیبی آواز آئی کہ ان کے لیے رحمت کی دُعا کیجئے کیوں کہ ان میں محزون و غمگین ہیں۔"

زندوں کا نہ ہونا مُردہ کی تباہی ہے

ابن رجب نے روایت کیا کہ جعفر خلدی نے اپنی سند سے روایت کیا کہ:۔
"میرے والد نے بعداز وصال کسی نیک آدمی کو خواب میں دیکھا کہ وہ شکایت کر رہے ہیں کہ تم نے اپنے ہدیے ہم کو بھیجنا چھوڑ دیئے۔ اُنھوں نے سوال کیا! جناب کیا مُردے بھی زندوں کے ہدیوں کی معرفت رکھتے ہیں تو اُنھوں نے فرمایا کہ اگر زندہ نہ ہوتے تو مردے تباہ ہو جاتے۔"

ایصالِ ثواب کرنے سے مغفرت کا حصول

ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا کہ:۔

"میں شب جمعہ ایک قبرستان میں داخل ہُوا تو دیکھا کہ ایک نور چمک رہا ہے تو میں نے کہا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے تو ایک غیبی آواز آئی کہ اے مالک بن دینار! یہ مومنین کا تحفہ ہے اپنے مومن بھائیوں کے لیے۔ میں نے غیبی آواز کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھا کہ یہ ثواب کس نے بھیجا ہے تو آواز آئی کہ ایک مومن بندہ قبرستان میں آیا اور اُس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر دو رکعت نماز ادا کی اور اس کا ثواب اہلِ قبور کو بخشا تو اللہ تعالیٰ نے اس ثواب، کی وجہ سے یہ روشنی اور نور ہم کو دیا

مالک کہتے ہیں کہ پھر میں بھی ہر جمعہ کی رات ایصالِ ثواب کرنے لگا تو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ فرما رہے تھے کہ اے مالک! جتنے نور تو نے ہدیے کیے ان کے عوض اللہ تبارک و تعالیٰ نے تیری بخشش کر دی اور تیرے واسطے بہشت میں منیف کا محل تیار کر دیا۔"

حضرت رابعہ بصریہ کے لیے ہدایہ بھیجنا

ابن ابی الدنیا نے یسار بن غالب سے روایت کیا، اُنھوں نے فرمایا کہ:۔

"میں نے ایک شب خواب میں حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا مشاہدہ کیا اس لیے کہ میں ان کی زیارت کے لیے بہت دُعا کیا کرتا تھا۔ اُنھوں نے مجھ سے کہا اے یسار! تمھارے بھیجے ہوئے ہدایا مجھے نورانی طباقوں میں ریشمی رومالوں سے ڈھک کر پیش کیے جاتے ہیں۔"

اُمّتِ محمّدیہ کی قبر میں داخل ہونے کی کیفیّت

طبرانی نے اوسط میں اپنی سند سے حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ:۔

"میری اُمّت قبر میں معصیّت کے ساتھ داخل ہوگی اور جب محشر کے دن قبر سے باہر نکلے گی تو معصیّت سے پاک ہوگی کیونکہ وہ مومنین کی دعاؤں سے زمرۂ مغفرت ہو جاتی ہے۔"

اِنسان کے لیے دو اشیاء کا حصول

ابن اَبی شیبہ نے حسن سے روایت کیا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے انسان کو دو اشیاء سے نوازا جو اُس کی نہ تھیں۔
۱۔ وصیت۔ حالانکہ مال دوسرے کا ہو جاتا۔ ۲۔ دعا جو اہل اسلام کے
حق میں کی جاتی ہے حالانکہ اس میں مسلمان کا کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔"

بعد از وصال اشیاء کا حصول

دارمی نے اپنی مسند میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :۔
"تین اشیاء انسان کو موت کے بعد حاصل ہوتی ہیں۔ ۱۔ تہائی مال۔ ۲۔ نیک
اولاد جو دعا کرتی رہے۔ ۳۔ نیک رواج جس پر لوگ بعد میں عمل پیرا ہیں۔"

مُردہ کے لیے صدقہ کا حصول

بخاری و مسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ :۔
"ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا یارسول اللہ! میری والدہ کا اچانک
انتقال ہوگیا۔ میرا خیال ہے کہ اگر بولتی تو صدقہ کا حکم دیتی تو کیا اگر اَب میں
اُس کے لیے صدقہ کر دوں تو اُسے اس صدقہ کا اَجر ملے گا تو آپ نے
فرمایا کہ اس صدقہ کا اَجر اُسے ضرور پہنچے گا۔"

والدہ کے لیے باغ، صدقہ کرنا

بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :۔
"حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا اُن کی غیر موجودگی میں انتقال ہو گیا
جب آپ آئے تو حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر
عرض کیا یارسول اللہ! اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو انھیں پہنچے گا تو

آپ نے فرمایا کہ ہاں صدقہ پہنچے گا. تو اُنھوں نے آپ کو شاہد بناتے ہوئے کہا کہ یہ باغ میری والدہ کی جانب سے صدقہ ہے۔"

والدہ کے لیے "کنواں" صدقہ کرنا

احمد اور اصحاب سنن اربعہ نے روایت کیا کہ:۔
"حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی والدہ کی طرف سے کچھ صدقہ کرنا چاہتا ہوں کونسا صدقہ افضل رہے گا تو حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا **پانی** چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنواں بنوا دیا جس کا نام یہ ہوا کہ "ام سعد کا کنواں"

اہلِ صدقہ کے لیے قبر میں سکون

طبرانی نے عقبہ بن عامر سے روایت کیا کہ اُنھوں نے کہا کہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:۔
"اہل صدقہ قبر کی گرمیوں سے حفاظت میں رہیں گے۔"

حضرت انس کی روایت

طبرانی نے اوسط میں بسند صحیح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ:۔
"حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملے اور بارگاہِ نبوی میں عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور وہ کچھ وصیت نہ کر سکیں تو کیا میں اُن کی طرف سے صدقہ

کر دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں اور پانی صدقہ کرو۔"

بکری کے پائے صدقہ کرنا

طبرانی نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا کہ:

"میں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا یارسول اللہ! میری والدہ وصیت کیے بغیر وفات پاگئی ہیں تو کیا میرا صدقہ کرنا اس کے لیے نافع ہوگا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ بکری کے بھنے ہوئے پائے بھی تم صدقہ کرو۔"

حضرت ابن عمر کی روایت

طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"جب کوئی شخص صدقہ کرے تو اس کا ثواب اپنے والدین کو پہنچائے کیونکہ اس طرح اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔"

جبریل کا اہلِ قبور کو ہدیہ پہنچانا

طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء کو فرماتے سنا کہ:

"جب کوئی شخص میت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو حضرت جبریل اسے نور کے طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے قبر والے یہ ہدیہ تیرے اہل خانہ نے بھیجا ہے اسے قبول کر۔ یہ سن کر وہ خوش

ہوتا ہے اور اس کے ہمسائے اپنی محرومی پر محزون ہوتے ہیں۔"

سعید ابن سعید کی روایت

ابن ابی شیبہ نے سعید ابن سعید سے روایت کیا کہ:۔

"مردہ کی طرف سے اگر بکری کے پایہ کا بھی صدقہ کیا تو اُس کا ثواب اُسے ضرور پہنچے گا۔"

مردہ کی جانب سے حج کیا جانا

بیہقی نے شعب الایمان اور اصبہانی نے ترغیب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور خواجۂ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جس نے اپنے ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کی طرف سے حج کیا تو اللہ تعالیٰ اُسے نارِ جہنم سے آزاد کر دے گا اور جن کی طرف سے حج کیا گیا ہے ان کو مکمل اجر ملے گا۔ نیز آپ نے فرمایا کہ سب سے بہتر صلہ رحمی یہ ہے کہ اپنے مردہ عزیز و اقارب کی طرف سے حج کیا جائے۔"

آسمانوں میں بشارت دیا جانا

ابو عبداللہ ثقفی نے اپنی کتاب "ثقفیات" میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:۔

"جس نے ماں باپ کی طرف سے حج کیا تو اُسے اس کا اجر ملے گا اور آسمانوں میں اس کو بشارت دی جائے گی۔ نیز اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک وہ اطاعت گزار لکھا جائے گا۔"

حج نہ کرنا مُردہ پر قرض ہے

بزار وطبرانی نے بسند حسن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"ایک شخص حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہِ پناہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! میرا والد وفات پا گیا اور اُس نے حج فرض ادا نہیں کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم یہ بتاؤ کہ اگر اُس پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تم ادا نہ کرتے۔ وہ بولا ضرور ادا کرتے تو آپ نے فرمایا کہ یہ اُس پر قرض ہے اسے ادا کرو"

عقبہ بن عامر کی روایت

طبرانی نے عقبہ بن عامر سے روایت کیا کہ:۔

"ایک مستور نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں کا انتقال ہو چکا ہے کیا میں اُس کی طرف سے حج کروں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں ضرور اس کی طرف سے حج کرو"

دونوں کو حج کا ثواب ملے گا

طبرانی نے اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ خواجۂ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جس نے میت کی جانب سے حج کیا تو حج کرنے والے اور جس کی جانب سے حج کیا ہے دونوں ہی کو ثواب ملے گا"

مُردہ کی جانب سے غلام آزاد کرنا

ابن ابی شیبہ نے عطاء اور زید بن اسلم سے روایت کیا کہ:۔

"ایک شخص نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں کی وفات ہو چکی ہے کیا میں اُس کی جانب سے غلام آزاد کر دوں تو آپ نے فرمایا۔ ہاں کرو۔"

میّت کے لیے سود مند عمل

ابن ابی شیبہ نے عطاء سے روایت کیا کہ:۔

"میّت کے مرنے کے بعد غلام آزاد کرنا میت کے لیے انتہائی سود مند ہے۔"

حضرت عائشہ کا ایصال ثواب میں غلام آزاد کرنا

ابن سعد نے قاسم بن محمد سے روایت کیا کہ:۔

"حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے برادرِ حقیقی عبد الرحمٰن کی جانب سے ایصالِ ثواب کے لیے ایک غلام کو آزاد کیا۔"

ایصال ثواب صرف مسلمان کے لیے نافع ہے

ابو الشیخ نے کتاب الوصایا میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"اُنہوں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا یارسول اللہ! عاص نے وصیت کی تھی کہ ان کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں تو ہشام نے پچاس آزاد کر دیئے تو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، حج، صدقہ اور آزادی مسلم ہی کی طرف سے کی جائے گی۔"

والدین کے ساتھ بہترین نیکی

ابن ابی شیبہ نے حجاج بن دینار سے روایت کیا کہ حضور خواجۂ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"والدین کی اطاعت کے بعد سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ اُن کے لیے نماز ادا کرو اور اپنے روزے کے ساتھ اُن کے لیے روزہ رکھو، اور اپنے صدقہ کے ساتھ اُن کے لیے صدقہ کرو۔"

حضرت بریدہ کی روایت

مسلم نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"ایک عورت نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! میری ماں نے انتقال کیا اور اُس کے ذمہ دو ماہ کے روزے تھے، کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھ سکتی ہوں تو حضور نبیٔ کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ہاں تو اپنی ماں کے لیے دو ماہ کے روزے رکھ سکتی ہے پھر اُس نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری ماں نے حج بھی نہیں کیا تو کیا میں اپنی ماں کی طرف سے حج کر سکتی ہوں، تو حضور نبیٔ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ

والتسلیمات نے فرمایا کہ تو اپنی ماں کے لیے حج بھی کر سکتی ہے۔"

حضرت عائشہ صدیقہ کی روایت

بخاری و مسلم نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ محبوب خدا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ:

"اگر کوئی شخص لقمۂ اجل ہو جائے اور اُس پر روزے باقی ہوں تو اُس کا ولی اُس کے لیے باقی روزے رکھ سکتا ہے۔"

قبر پر قرآن خوانی

قبر پر قرآن خوانی میں اختلاف

صاحبِ قبر کے لیے قرآن خوانی سے صاحبِ قبر کو ثواب پہنچتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ جمہور سلف اور ائمہ مجتہدین ثواب پہنچنے کے قائل ہیں۔ ہمارے[1] امام، امام شافعی نے اختلاف کیا ہے ان کی حجت یہ آیت ہے وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى انسان کو اُسی کی جدوجہد کا بدلہ ملے گا۔ لیکن اس کا جواب چند وجوہات سے دیا گیا ہے:۔

اوّل تو یہ کہ یہ آیت منسوخ ہے اس آیت سے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ "اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے بعد ان کی ذریّت آئی"۔ اس آیت کا مفاد یہ ہے کہ بیٹوں کو باپ کی نیکی سے جنّت میں داخل کر دیا گیا۔

دوم یہ کہ یہ آیت حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ کی قوم کے ساتھ خاص ہے لیکن یہ اُمّت مرحومہ تو اُس کو وہ بھی ملے گا جو خود کرے گی اور وہ بھی جو اس کے لیے کیا جائے گا۔ یہ قول عکرمہ کا بیان کردہ ہے۔

---

[1] امام جلال الدین سیوطی نے فرمایا

سوم یہ کہ انسان سے مراد یہاں کافر ہے اور مومن اس سے مستثنیٰ ہیں۔ یہ قول ربیع بن انس کا ہے۔

چہارم یہ کہ قانون عدل ہے کہ دوسرے کے کیے سے فائدہ پہنچنا اس کا فضل ہے یہ حسین بن فضل کا قول ہے۔

پنجم یہ کہ لام بمعنی علیٰ ہے کہ انسان کو نقصان اُس کے کیے ہوئے گناہ کا ہوگا نہ کہ دوسرے کا۔ جو صاحبان ثواب کے پہنچنے کے قائل ہیں وہ یہی قیاس کرتے ہیں کہ جب، حج، صدقہ، وقف، دُعا، قرأۃ کا ثواب پہنچ سکتا ہے تو دوسری عبادات کا بھی پہنچ سکتا ہے اگرچہ یہ احادیث ضعیف ہیں۔ لیکن ان کی مجموعی حیثیت سے ایصالِ ثواب کی اصل ثابت ہوسکتی ہے نیز قدیم سے مسلمان اپنے مردوں کے لیئے جمع ہوکر قرآن خوانی کرتے رہے اور کسی نے انکار نہ کیا اس سے اجماعِ مسلمین بھی ثابت ہوتا ہے یہ سب کچھ حافظ شمس الدین بن عبدالواحد المقدسی حنبلی نے اپنے رسالہ میں تذکرہ کیا۔

شیخ عز الدین بن سلام کا رجوع کرنا

قرطبی نے کہا کہ شیخ عز الدین بن سلام ایصال ثواب کے قائل نہ تھے جب ان کا انتقال ہوگیا تو بعض لوگوں نے انھیں خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ آپ دنیا میں ایصالِ ثواب کے قائل نہ تھے اَب کیا حال ہے تو اُنھوں نے کہا کہ ہاں پہلے تو یہی کہتا تھا مگر اَب معلوم ہوا کہ فضل الٰہی سے ثواب پہنچتا ہے اور اَب میں نے رجوع کر لیا ہے۔

قبر پر قرآن خوانی کرنا

قبر پر قرآن پڑھنے کے بارے میں ہمارے اَصحاب نے جو جواز کا قول کیا ہے زعفرانی نے کہا ہے کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ قبر کے پاس قرآن

خوانی کرنا کیسا ہے تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

انصار کا عمل

خلال نے جامع میں شعبی سے روایت کیا کہ :۔

"جب انصار میں سے کوئی لقمۂ اجل ہو جاتا تو وہ اُس کی قبر پر آتے جاتے اور قرآن خوانی کرتے۔"

ابو محمد سمرقندی کا بیان

ابو محمد سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ اخلاص کے فضائل میں ذکر کیا کہ :۔

"جو قبرستان سے گزرا اور اُس نے گیارہ دفعہ سورۂ اخلاص پڑھی اور اس کا ثواب مردوں کو بخش دیا تو مردوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا۔"

حضرت ابو ہریرہ کی روایت

ابو القاسم سعد بن علی زنجانی نے اپنے فوائد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پُر نور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :۔

"جو قبرستان پر گزرا اور اُس نے سورۂ فاتحہ، اخلاص اور الھٰکم التکاثر پڑھی اور پھر یہ دُعا مانگی الٰہی ! میں نے جو قرآن پڑھا ہے اس کا ثواب مومن مرد اور عورت دونوں کو دینا۔ تو وہ صاحبِ قبر بروز حشر ان کے حق میں سفارش کریں گے۔"

ثواب کا تقسیم ہونا

قاضی ابو بکر بن عبد الباقی انصاری نے سلمہ بن عبید سے روایت کیا، اُنھوں نے

کہا کہ :۔

”حمّاد مکّی کا بیان ہے کہ ایک شب میں مکّہ کے قبرستان کی طرف چلا گیا اور ایک قبر پر سَر رکھ کر سو گیا اور دیکھا کہ اہل قبور حلقہ در حلقہ کھڑے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ کیا محشر برپا ہو گیا، اُنھوں نے کہا نہیں، ہمارے ہاں ایک بھائی نے سورۂ اخلاص پڑھ کر ہم کو اس کا ایصال ثواب کیا تو وہ ثواب ہم پر ایک سال سے تقسیم کیا جا رہا ہے۔“

قبرستان میں سورۃ یٰسٓ پڑھنے کا ثواب

عبدالعزیز جو خلال کے رفیق ہیں اُنھوں نے روایت کیا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور سید عالم نورِ مجسم رُوحِ مصوّر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔

”جس نے قبرستان میں سُورۂ یٰسٓ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اہل قبور کے عذاب میں تخفیف فرما دے گا اور پڑھنے والے کو مردوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا۔“

امام اَحمد بن حنبل کی روایت

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہوئے عاقبت میں بیان کیا کہ :۔

”جب تم قبرستان میں داخل ہو تو سورۃ فاتحہ، معوذتین اور اخلاص پڑھو اور ان کا ثواب اہل قبور کو پہنچا دو کیونکہ یہ پہنچتا ہے۔“

قرطبی کا بیان

قرطبی کہتے ہیں کہ ایک قول یہ ہے کہ :۔

"پڑھنے کا ثواب پڑھنے والے کو ہے اور مُردے کو سننے کا ثواب ہے اسی لیے تو نصِّ قرآنی کے بموجب قرآن کے سننے والے پر رحم ہوتا ہے۔"

صاحبِ قبر کو مانوس کرنے کی کسوٹی

قرطبی کا بیان ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے کچھ دُور نہیں کہ وہ پڑھنے اور سننے دونوں کا ثواب مردے کو پہنچا دے۔ احناف کے فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ:۔

"جو صاحبِ قبر کو مانوس کرنا چاہے تو وہ قبر کے پاس قرآن خوانی کرے ورنہ جہاں چاہے پڑھے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر جگہ کی قرأت سماعت فرمانے والا ہے۔"

ایصالِ ثواب

قبر پر تر شاخ لگانے کے فوائد

قرطبی نے بیان کیا کہ :۔

"بعض علماء کے صاحبِ قبر کو ثواب پہنچنے پر حدیث عیب سے استدلال کیا ہے اور وہ یہ کہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ملاحظہ فرمایا کہ دو اہلِ قبور کو عذاب ہو رہا ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ منگائی اور اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگا دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ شاخیں تر رہیں گی تو اہل قبور سے عذاب میں تخفیف رہے گی"

خطابی کا بیان ہے کہ :۔

"علی نے اس کا مفہوم اس طرح بیان کیا کہ چیزیں جب تک اپنی اصلیت پر

رہتی ہیں، سبز رہتی ہیں یا تر رہتی ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں۔"

دیگر علماء کا بیان

خطابی کے علاوہ دیگر علماء کا بیان ہے کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ درختوں وغیرہ کی تسبیح سے عذاب میں تخفیف فرماتا ہے تو مومن قبر کے پاس اگر قرآن خوانی کریگا تو کیا حال ہوگا۔ پھر یہ قبروں کے پاس درخت لگانے میں اصل ہے۔"

قبر میں عذاب کے تخفیف کی کسوٹی

ابن عساکر نے حماد بن سلمہ کی سند سے روایت کیا کہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کیا کہ،

"حضور پُرنور شافع یوم النشور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر پر گزرے صاحب قبر عذابِ قبر میں مبتلا تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبر پر ایک ٹہنی لگا دی اور فرمایا کہ شاید اس پر سے عذاب میں کمی ہو۔"

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی وصیّت

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیّت فرمائی کہ جب میں لقمۂ اجل ہو جاؤں تو قبر میں میرے ساتھ دو ٹہنیاں رکھ دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کرماں اور قومس کے مابین ایک جنگل میں انتقال فرما گئے تو رفقاء نے وصیّت پوری کرنے کا ذکر کیا مگر وہاں شاخیں نہ ملیں، وہ حیران و پریشان تھے کہ کیا کیا جائے اچانک سجستان کی طرف سے کچھ سوار آتے دکھائی دیئے ان کے پاس کچھ شاخیں تھیں انھوں نے دو شاخیں ان سے لے لیں اور انھیں قبر کے ساتھ ہی رکھ دیا۔

قبور کے پھٹنے پر اہل قبور پر رحمتِ باری تعالیٰ

ابن سعد نے مورق سے روایت کیا، اُنھوں نے کہا کہ:۔

"بریدہ نے وصیت کی کہ ان کی قبر میں دو شاخیں رکھ دی جائیں۔ تاریخ ابن نجار میں کثیر بن سالم ہلیتی کے تذکرے میں ہے کہ اُنھوں نے بڑی شدت سے یہ وصیت کی کہ ان کی قبر جب مٹ جائے تو اس کی دوبارہ تعمیر نہ کی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے جن کی قبریں مٹ جاتی ہیں تو میں تمنّا رکھتا ہوں کہ میرا بھی شمار انھیں لوگوں میں ہو جائے۔"

وہب بن منبہ کی روایت

وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ:۔

"ارمیا میں حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا گزر کچھ ایسی قبور پر ہُوا جو عذابِ قبر میں مبتلا تھے پھر ایک برس بعد گزر ہوا تو اُنھیں عذابِ قبر سے نجات یافتہ پایا تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا الٰہی! کیا وجہ ہے پہلے یہ عذاب میں مبتلا تھے اور اب انھیں عذاب سے نجات مل گئی ہے تو آسمان سے آواز آئی اے ارمیا! اُن کے کفن پھٹ گئے، بال بکھر گئے اور قبریں مٹ گئیں تو میں نے ان نے ان پر رحم کیا اور میں ایسے لوگوں پر رحم ہی کیا کرتا ہوں۔"

وصال کے بہترین اوقات

دخولِ جنّت کے اوقات

ابو نعیم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل الصّلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ :۔

"جس کا وصال رمضان کے اختتام پر ہوا وہ بہشت میں داخل ہوگا، اور جس کا وصال عرفہ کے اختتام پر ہوا وہ بھی بہشت میں داخل ہوگا اور جس کا وصال صدقہ کے اختتام پر ہوا وہ بھی بہشت میں داخل ہوگا۔"

اللہ کی رضا پر خاتمہ بالخیر ہونا

احمد نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور خواجۂ کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔

"جس نے اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لیے کلمہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہو گا اور اُس کا اختتام بھی کلمہ پر ہو گا۔ اور جس نے اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لیے روزہ رکھا تو اس کا اختتام بھی اُسی پر ہو گا اور وہ بہشت میں داخل ہو گا اور جس نے اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لیے صدقہ کیا تو اس کا اختتام بھی اُسی پر ہو گا اور وہ بہشت میں داخل ہو گا۔"

صحابہ کرام کی پسندیدگی

ابو نعیم نے حضرت خلیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"صحابہ کرام علیہم الرضوان اس بات کو بہت پسند فرماتے تھے کہ کسی شخص کا وصال کسی اچھے کام کے بعد ہو مثلاً حج، عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ، رمضان شریف کے روزے۔"

روزہ پر لقمہ اَجل کا ثمرہ

دیلمی نے حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حضور نبیٔ غیب دان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جس کا وصال بحالت صوم ہوا، محشر تک اللہ تعالیٰ اُس کے حساب میں روزے رقم فرما دے گا۔"

شہادت کی مہر ثبت ہونا

ابو نعیم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور سیّد عالم نورِ مجسم رُوحِ مصوّر علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

"جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو وصال کر جائے تو وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے روز اس پر شہداء کی مہر ثبت ہوگی۔"

عذابِ جہنم سے رہائی

حمید نے اپنی ترغیب میں اپنی سند سے ابو جعفر سے روایت کیا کہ:۔

"جمعہ کی رات روشن ہے اور جمعہ کا دن جھلملاتا ہے جو شخص جمعہ کی شب کو انتقال کرے گا وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا اور جو جمعہ کے دن انتقال کرے گا وہ قبر کے عذاب سے نجات پائے گا۔"

آیت الکرسی پڑھنے سے جنّت میں داخلہ ملنا

نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور ابن مردویہ اور دار قطنی نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ:۔

"جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی وہ بعد از انتقال فوراً جنت میں داخل ہو جائے گا۔"

سلامتیٔ اجسام

پیٹ کا سڑنا

بخاری نے جندب بجلی سے روایت کیا کہ:۔
"سب سے پہلے انسان کا پیٹ سڑتا ہے۔"

جسم کے سڑنے کی حکمت

ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا کہ:۔
"میں نے بعض کتب میں پڑھا ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اگر میں جسم کو نہ سڑاتا تو لوگ مُردوں کو اپنے گھروں میں ہی رکھ لیتے۔"

کشادگی پیدا کرنے والی اشیاء

ابن عساکر نے حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ ارشادِ

باری تعالیٰ ہے کہ:۔

"میں نے بندوں پر تین اشیاء کو کشادہ کیا: ۱۔ غلہ میں گھن پیدا کر دیا ورنہ بادشاہ اسے جمع کر لیتے جیسے سونا چاندی کو جمع کر لیتے ہیں ۲۔ میّت کا جسم سڑا دیا ورنہ کوئی میّت کو دفن نہ کرتا۔ ۳۔ غمگین کو اس کا غم بھلا دیا ورنہ وہ کبھی چین سے نہ بیٹھتا۔"

سب سے لطیف چیز یعنی رُوح

ابن عساکر نے ابو قلابہ سے روایت کیا کہ:۔

"اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم نے رُوح سے بہتر چیز پیدا نہ فرمائی رُوح جس سے نکال لی جائے اس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔"

ریڑھ کی ہڈی کی اہمیّت

مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور سیّد عالم نورِ مجسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"انسان کی ہر چیز گل سڑ جاتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی نہ گلتی ہے اور نہ ہی سڑتی ہے اور اسی سے قیامت کے دن اُسے مرکب کیا جائے گا۔"

تمام اَجزاء کو مٹّی کا کھا جانا

مسلم، ابو داؤد اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ:۔

"بنی آدم کے تمام اَجزاء کو مٹّی کھا لیتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے اور

اسی سے انسان مرکب ہے۔"

اجسامِ انبیاء پر مٹی کا کھانا حرام ہے

ابوداؤد و حاکم نے اوس بن اوس سے روایت کیا کہ حضور خواجۂ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود و سلام بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود و سلام مجھ پر پیش کیا جاتا ہے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ پر درود کیوں بھیجیں حالانکہ آپ کو تو مٹی کھا گئی ہوگی۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اللہ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کو حرام کردیا ہے۔"

درود کا بارگاہِ نبوی میں پیش کیا جانا

ابن ماجہ نے ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی غیب دان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جب بھی تم مجھ پر درود بھیجتے ہو تو تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا بعد از وصال بھی، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں وصال کے بعد بھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کردیا ہے۔"

چھیالیس برس بعد شہداء کی کیفیت

امام مالک نے عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے روایت کیا کہ:۔

"انھیں پتہ چلا کہ عمرو بن جموح اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبور

کو سیلاب نے کھول دیا۔ دونوں ایک ہی قبر میں تھے اور جنگِ اُحد میں شہید ہوئے تھے تو لوگوں نے انھیں دوسری جگہ دفن کرنے کے لیے کھودا تو دیکھنے پر ایسا معلوم ہوا جیسا کہ ابھی ابھی دفن کیا ہے اُن میں سے ایک اپنے زخم پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا ہاتھ کو زخم سے ہٹایا گیا مگر ہاتھ پھر وہیں آگیا حالانکہ یہ واقعہ غزوۂ اُحد کے چھیالیس برس بعد کا ہے۔"

ہاتھ سے خون کا جاری ہونا

بیہقی نے دلائل میں دوسری سند سے اس واقعہ کو بیان کیا کہ:۔

"جب ان کا ہاتھ ہٹایا گیا تو خون جاری ہو گیا۔ پھر جب ہاتھ رکھ دیا تو خون بند ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قصد کیا کہ پانی کا چشمہ نکالیں تو اعلان کر دیا کہ یہاں جس کا ساتھی دفن ہو، آ جائے تو لوگ آئے اور اپنے مردوں کو دیکھا تو وہ بالکل تازہ تھے یہاں تک کہ ایک شخص کے پاؤں پر پھاوڑا لگ گیا تو خون جاری ہو گیا۔ اس موقع پر حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس کے بعد کوئی منکر انکار نہیں کرے گا۔ لوگ مٹی کھود رہے تھے تو انھیں ایک مٹی سے مشک کی خوشبو آئی۔"

حضرت جابر کی روایت

بیہقی نے دلائل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور کہا کہ:۔

"پھاوڑا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر لگ گیا اور اس سے خون جاری ہو گیا۔"

ثواب حاصل کرنے کے لیے اذان دینا

طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ:

"ثواب حاصل کرنے کے لیے اذان دینے والا شہید کی مثل ہے، جب وہ وصال کرتا ہے تو اُس کی قبر کیڑوں سے محفوظ رہ جاتی ہے۔"

گردنیں لمبی ہونا

عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں مجاہد سے روایت کیا کہ:

"یوم محشر اذان دینے والوں کی گردنیں لمبی ہونگی اور ان کی قبور کیڑوں سے محفوظ رہیں گی۔"

حافظ قرآن کا جسم زمین میں محفوظ رہنا

ابن مندہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"جب حافظ لقمۂ اَجل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیتا ہے کہ اس کے جسم کو نہ کھانا تو زمین کہتی ہے الٰہی! میں اس کے جسم کو کیسے کھا سکتی ہوں اس میں تو تیرا کلام ہے۔"

حقیقتِ اَرواح

رازِ الٰہی

بخاری و مسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔
"مَیں مکّہ کے ایک ویرانے میں حضور پُرنور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور آپ ایک شاخ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے تو کچھ یہودیوں کا وہاں سے گزر ہُوا۔ یہودیوں نے کہا کہ حضور سے رُوح کے متعلق دریافت کیا جائے بعض نے کہا دریافت نہیں کرنا چاہیئے۔ بالآخر وہ اپنے آپ میں فیصلہ کر کے آگے بڑھے اور کہنے لگے اے محمد (صلّی اللہ علیہ وسلم) رُوح کیا ہے؟ تو آپ لکڑی پر ٹیک لگائے بدستور کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ "یہ تجھ سے رُوح کے متعلق دریافت کر رہے ہیں کہہ دے کہ رُوح میرے ربّ کے عالمِ اَمر سے ہے اور تمھیں بہت ہی

کم علم دیا گیا ہے۔" اب رُوح کے بارے میں دو گروہ ہو گئے ہیں ایک کا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں بات چیت نہ کی جائے کیونکہ یہ ایک راز الٰہی ہے۔ یہ تسلیم شدہ بات ہے۔"

حضرت جنید کا قول

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"رُوح کا جاننا خدا کے ساتھ ہے۔ اس نے یہ علم اپنی مخلوق کو نہیں دیا تو اس پر بحث نہیں کرنی چاہیئے۔"

حضرت ابنِ عباس کا قول

ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رُوح کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ:۔

"رُوح میرے ربّ کے اَمر سے ہے تم اس کی حقیقت کو نہیں جان سکتے تم وہی کہو جو ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھایا وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۔

امام جلال الدین سیوطی کا قول

ابن جریر نے اپنی سند سے روایت کیا کہ:۔

"جب یہ آیت وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا نازل ہوئی تو یہود نے کہا کہ یہی ہماری کتاب میں ہے اور مَیں کہتا ہوں کہ یہ وہ مسئلہ ہے جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن، تورات اور انجیل میں مخفی رکھا تو اس کے متعلق

بہتر طور پر کون جان سکتا ہے۔"

قشیری کا قول

ابوالقاسم قشیری کا قول ہے کہ :۔

" افضل ترین فلاسفر اس مسئلے میں سکوت فرما چکے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تقدیر کی طرح ایک راز ہے۔"

ابن بطال کا قول

ابن بطال کا قول ہے کہ :۔

" اس کے علم سے لوگوں کو محروم کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنے عجز سے واقف ہو جائیں۔"

قرطبی کا قول

قرطبی کا قول ہے کہ :۔

" اس میں تنبیہہ ہے کہ اے انسان جب تو اپنی حقیقت کی معرفت سے عاجز ہے تو اپنے پیدا کرنے والے کو کیسے پہچان سکتا ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے انسان کی نگاہ خود اپنے آپ کا مشاھدہ نہیں کر سکتی۔"

اِمام نووی کا قول

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ :۔

"اس میں بہتر اور صحیح قول امام الحرمین کا ہے کہ یہ ایک لطیف جسم ہے جو کثیف اجسام میں اس طرح داخل ہے جس طرح سبز لکڑی میں پانی داخل ہے۔"

قشیری کا دوسرا قول

ابوالقاسم قشیری کا قول ہے کہ:۔

"رُوح کی صورت کا اجسامِ لطیفہ سے ہونا بالکل ملائکہ اور جنات کی طرح ہے۔"

مقاتل کا قول

مقاتل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ:۔

"اِنسان کے لیے زندگی، نفس اور رُوح تین اشیاء ہیں جب انسان سوتا ہے تو اس کا وہ نفس نکل جاتا ہے جس سے وہ اشیاء کی معرفت رکھتا ہے اور مکمل طور پر نہیں نکلتا بلکہ اس طرح نکلتا ہے جس طرح کہ کوئی رسّی کھینچ دی جائے تو وہ نفس خواب دیکھتا ہے اور زندگی رُوح کے ساتھ جسم میں ہی رہتی ہے جس سے انسان سانس لیتا ہے جب جسم کو ہلایا جائے تو وہ آنکھ جھپکنے سے پہلے واپس آجاتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اسے لقمۂ اجل کرنے کا قصد کرتا ہے تو اس نفس کو روک لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ نفس خواب دیکھ کر واپس آتا ہے اور رُوح کو اطلاع دیتا ہے اور رُوح دل کو اطلاع دیتی ہے اس طرح انسان کو اس کی معرفت حاصل ہوجاتی ہے کہ اس نے کیا دیکھا اور کیا نہ دیکھا۔"

ابوالشیخ وغیرہ کا قول

ابوالشیخ نے "کتاب العظمہ" میں اور ابن عبدالبر نے "تمہید" میں وہب بن منبہ سے روایت کیا کہ:-

"انسان کا نفس بھی چوپایوں کی طرح پیدا کیا گیا ہے کہ وہ خواہشات رکھتا ہے اور انسان کو برائی کی طرف بلاتا ہے اور اس کا مسکن شکم ہے انسان کی فضیلت اس کی روح سے ہے اس کا مسکن دماغ ہے انسان اس سے حیات رہتا ہے اور یہی انسان کو بھلائی کی دعوت دیتی ہے پھر وہب نے اپنے ہاتھ پر ناک سے ہوا نکال کر کہا کہ دیکھو یہ خنک ہے کیونکہ روح سے ہے اور پھر ہوا خارج کی اور کہا یہ گرم ہے کیونکہ نفس سے ہے اس کی مثال میاں بیوی کی سی ہے کہ جب روح بھاگ کر نفس کے پاس آجاتی ہے تو انسان آرام پاتا ہے اور سو جاتا ہے اور جب جاگتا ہے تو روح اپنی جگہ آجاتی ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ جب تم سو کر جاگتے ہو تو ایسا محسوس کرتے ہو کہ کوئی چیز تمھارے سر میں حرکت کر رہی ہے۔ قلب کی مثال بادشاہ کی سی ہے اور اعضا خادم ہیں۔ جب نفس برائی کا حکم دیتا ہے تو اعضا حرکت کرنے لگتے ہیں مگر روح منع کرتی ہے اور اچھائی کی دعوت دیتی ہے۔ اگر قلب مومن ہوتا ہے تو روح کی اطاعت کرتا ہے اور اگر کافر ہوتا ہے تو نفس کی اطاعت کرتا ہے اور روح کی حفاظت کرتا ہے۔"

ابن سعد کا قول

ابن سعد نے اپنی طبقات میں وہب بن منبہ سے روایت کیا کہ:

"اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ نے ابن آدم کو مٹی سے تخلیق کیا۔ پھر اس میں نفس کو تخلیق کیا جس کی وجہ سے اُٹھتا بیٹھتا، سنتا اور جانتا ہے اور جن چیزوں سے چوپائے بچتے ہیں ان سے ہی وہ بچتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے رُوح کی تخلیق فرمائی جس کی وجہ سے اس نے حق و باطل کو پہچانا۔ ہدایت اور گمراہی کی واقفیت حاصل کی۔ اسی کی وجہ سے خائف ہوا اور آگے بڑھا اور کاموں کے انجام کی واقفیت حاصل کی۔"

ابو اسحٰق محمد بن قاسم بن شعبان کا قول

ابن عبد البر نے تمہید میں کہا ابو اسحٰق محمد بن قاسم بن شعبان نے ذکر کیا کہ عبدالرحمٰن جو مالک کے مصاحب تھے اُنھوں نے کہا کہ:

"نفس انسان کے جسم کی مانند ایک جسم ہے اور رُوح جاری پانی کی طرح ہے اور دلیل یہ آیت ہے کہ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ۔ اللہ نفسوں کو موت دے دیتا ہے پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ سونے والے کے نفس کو موت دے دیتا ہے اور اس کی رُوح چڑھتی اُترتی رہتی ہے اور نفس جگہ جگہ سیر کرتا ہے۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ اس نفس کو جسم میں واپس آنے کی اجازت دے دیتا ہے تو شخص جاگ اُٹھتا ہے۔ ان کے نزدیک نفس اور رُوح دو الگ الگ اشیاء ہیں اور رُوح اس پانی کی طرح ہے جو باغ میں جاری رہتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اس باغ کو فاسد کرنا چاہتا

ہے، پانی کو روک لیتا ہے اسی طرح انسان کی رُوح اور اس کے جسم کی کیفیت ہے۔"

عبیداللہ بن ابی جعفر کا بیان

ابن اسحٰق نے کہا کہ عبیداللہ بن ابی جعفر نے فرمایا کہ:۔
"مردہ کو جب چار پائی پر لے کر چلتے ہیں تو اس کی رُوح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے جو اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ پھر جب اسے نماز کے لیے رکھتے ہیں تو وہ رُک جاتا ہے اور پھر دفن کے لیے چلتے ہیں تو وہ بھی ہمراہ چلتا ہے اور جب مُردہ کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی رُوح کو واپس کر دیتا ہے تاکہ ملائکہ سوال و جواب کریں۔ جب سوال کرنے والے فرشتے پھرتے ہیں تو ایک فرشتے کو حکم ہوتا ہے کہ وہ اس کے نفس کو نکال لے اور جہاں حکم الٰہی ہو پہنچا دے۔ یہ فرشتہ ملک الموت کے معاونین میں سے ہوتا ہے۔"

شیخ عزّ الدین ابن سلام کا بیان

شیخ عزّ الدین ابن سلام فرماتے ہیں کہ:۔
"ہر انسان میں دو ارواح ہیں۔ ایک رُوح یقظہ ہے یعنی وہ رُوح کہ جب وہ جسم میں ہو تو عادتاً انسان بیدار ہوتا ہے اور جب وہ نکل جائے تو عادتاً انسان سو جاتا ہے اور یہ انسان خواب دیکھتا ہے اور دوسری رُوحِ حیات ہے کہ جب وہ جسم میں ہو تو عادتاً وہ جسم زندہ ہوتا ہے اور جب اُسے نکال دیا جائے تو عادتاً وہ لقمۂ اجل ہو جاتا ہے اور جب وہ رُوح لوٹ آئے تو جسم

زندہ ہوجاتا ہے۔ یہ دونوں ارواح کے اندر مخفی ہیں اللہ ہی ان کے مسکن کا علم رکھتا ہے۔"

بارگاہِ نبوی سے علوم کا حصول

ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں زہری سے روایت کیا کہ:

"خزیمہ بن حکیم فتح مکہ کے دن بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ! مجھے تاریکی شب اور دن کی روشنی اور سردی میں پانی کی گرمی اور گرمی میں پانی کی سردی اور بادل اور مرد و عورت کے پانی کے ٹھہرنے کی کیفیت اور مقام نفس کے بارے میں بتلایئے تو انہوں نے حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نفس کا مسکن قلب ہے اور یہ لوگوں کو خون سے سیراب کرتا ہے جب قلب مرجاتا ہے تو رگیں منقطع ہوجاتی ہیں۔"

ارواح کا باہم معرفت رکھنا

ابن عساکر نے اپنی سند سے ہرم بن سنان سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ:

"میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ میری اور آپ کی اس سے پہلے کبھی ملاقات نہ ہوئی تھی لیکن آپ نے فوراً جواب دیا وعلیکم السلام یاہرم ابن سنان! میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے میرا اور میرے والد کے نام کی معرفت کیسے کی تو آپ نے فرمایا کہ جب میں نے تم سے بات چیت کی تو میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا کیونکہ اجسام کے نفس کی طرح ارواح کا بھی نفس ہوتا ہے اور مومن کی ارواح ایک دوسرے کی معرفت رکھتی ہیں اور فضلِ الٰہی سے بغیر مشاہدہ کے باہم محبت رکھتی ہیں۔"

لشکرِ ارواح کا باہم متعارف ہونا

طوسی نے "عیون الاخبار" میں حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ:۔

"مکہ میں ایک عورت تھی جو قریشی عورتوں کے پاس آتی اور انھیں ہنساتی تھی جب ہجرت کر کے مدینہ آئی تو میرے پاس آئی (میں نے اُس سے دریافت کیا کہ کہاں رہتی ہے کہنے لگی مدینہ میں فلاں ہنسانے والی عورت کے پاس رہتی ہوں) جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پوچھا کہ کیا فلاں ہنسانے والی عورت تمھارے پاس رہتی ہے میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کس کے یہاں ٹھہری ہے میں نے کہا کہ فلاں ہنسانے والی عورت کے پاس آپ نے فرمایا الحمد للہ! ارواح کا بھی ایک لشکر ہے جو باہم متعارف ہوتا ہے وہ باہم مل جاتی ہیں جو باہم متعارف نہیں ہوتیں وہ باہم نہیں ملتیں"۔

رُوح و جسم میں اختلاف پیدا ہونا

ابن مندہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ:۔

"بروزِ محشر لوگوں میں اختلاف ہوگا یہاں تک کہ رُوح و جسم میں بھی اختلاف پیدا ہوگا۔ رُوح جسم سے کہے گی کہ یہ کام تو نے کیا ہے اور جسم روح پر الزام لگائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک فرشتہ فیصلہ کرنے کے لیے آئے گا۔ فرشتہ کہے گا کہ تمھاری مثال تو اندھے اور لنگڑے کی سی ہے کہ وہ ایک باغ میں داخل ہو گئے اور کھانے لگے۔ مالک نے انھیں پکڑ

لیا تو اَب تم خود بتاؤ کہ مجرم کون ہے تو رُوح اور جسم دونوں نے کہا کہ دونوں ہی مجرم ہیں کیونکہ توڑنے والا لنگڑا تھا اور اس کو لانے والا نابینا۔ فرشتہ نے کہا کہ تم نے خود اپنے ہی خلاف فیصلہ کر لیا یعنی جسم رُوح کے لیے سواری کی مانند ہے۔"

بروزِ محشر جسم و روح کا تکرار کرنا

دار قطنی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"محشر کے روز جسم کہے گا کہ میں تو شہتیر کی طرح پڑا تھا، یہ سب کام رُوح کا ہے رُوح کہے گی کہ میں تو ہَوا کی طرح تھی سب کام جسم کا ہے تو فرشتہ نے انھیں لنگڑے اور اندھے سے تعبیر کیا ہے۔"

ہماری نئ مطبوعات

میلادرسول اعظم ﷺ	مؤلف:۔ حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی
جمال قرب الٰہی	مرتبہ:۔ سید غلام دستگیری زیدی نقشبندی
جمال ذکرالٰہی	مرتبہ:۔ سید غلام دستگیری زیدی نقشبندی
زہد کی حقیقت	مؤلف حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
مراقبہ کی حقیقت	مؤلف:۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
توبہ کی حقیقت	مؤلف حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
علم کی حقیقت	مؤلف:۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
تذکرۃالروح	مؤلف:۔ حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
تذکرۃالموت	مؤلف:۔ حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
تذکرۃالقبر	مؤلف:۔ حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
عاشورہ	مؤلف:۔ حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی